آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ٭ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی
دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۷ ستمبر ۱۹۱۸ء نمبر ۹

مطابق ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۶ھ

سالانہ چندہ

فہرست مضامین

ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

اعلیحضرت خلیفۃ المسیح حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب رضؓ کی مجرب المجرب ادویہ

ہم نے ناظرین کی خاطر اپنے اُستادی المکرم کے تمام عمر کے مجربات بطور ہدیہ کے رکھدیئے ہیں۔ آپ نے بیشک مجرب دیکھی ہونگی۔ مگر لاثانی وجود کی ایجاد بھی لاثانی ہوتی ہے جیسے فن طب میں بے مثل تھے ویسے ہی آپکے تیر ہدف ادویہ بے مثل ہیں ؀

حب اکسیر جنین یہ گولیاں آپکی تمام عمر کی مجرب المجرب ہیں انکے استعمال سے خاص فضل ربی سے کئی گھر بھرے ہوئے ہیں۔ جو اسقاط حمل یعنی اٹھرا کی بیماری کیوجہ سے ویران تھے جنکی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دلکو پاش پاش کر دیتی تھی۔ یا قبل از وقت حمل ضائع ہو جاتے تھے یا کچھ دن پیدا ہونیکے بعد زندہ رہکر فوت ہو جایا کرتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے ناامید و مایوس ہو چکے تھے۔ اب وہ گھر ان گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ بھرے ہوئے ہیں قیمت فی تولہ عہ

حب بواسیر خونی کیسا ہی خون کیوں نہ جاتا ہو۔ انکے استعمال سے بند ہو جاتا ہے۔ اور دیر تک استعمال کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ کلّی نجات ہو گی۔ قیمت ۴۲ گولی عہ ر

حبّ جاوید ضعف دل و دماغ۔ جگر۔ جسم میں سستی۔ چہرہ بے رونق۔ بدن نحیف۔ آنکھیں زرد۔ معدہ میں فتور آگیا۔ غذا ہضم نہیں ہوتی بیٹھکر اُٹھنے سے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ ان اصحاب کے لئے حب جاوید کا استعمال کرنا تندرستی کا بیمہ کرنا ہے۔ اور کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانا ان کا فرض ہے۔ قیمت تیس گولیاں صرف عہ

طحال پُرانی سے پُرانی طحال یعنی ہاچہ کیوں نہ ہو۔ ۲۴ روز کے استعمال سے انشاء اللہ آرام آجاتا ہے۔ ۲۴ عدد گولیاں ۸عہ

مرہم پھوڑے پھنسی۔ پُرانے نئے زخم گندے گندے بلکہ ناسور تک بھی اسکو استعمال سے اچھے ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبیہ عہ ر

تریاق معدی کمزوری معدہ۔ ضعف ہضم پیٹ کا پھولنا۔ قراقر قے متلی۔ بدہضمی ترش ڈکار۔ معدہ کی خرابی سے بے ترتیبی باخانہ۔ اسہال۔ غذا کا ہضم نہ ہونا۔ ان امراض کے لئے مفید ہے۔ قیمت شیشی عہ

سرمہ نور کمزوری نظر۔ دھند۔ جالا۔ ڈھلکے ککرے۔ پڑوال۔ پھولا۔ رتوندی پیدار رطوبت کا جاری رہنا۔ آنسوؤں کا آنا۔ ان امراض میں یکا نہایت مجرب المجرب ہے۔ قیمت چھ ماشہ صرف ۸عہ

ملنے کا پتہ ناظم عبدالرحمن کاغانی۔ قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسیلمہ ثانی*

یہ قدیم سنت اللہ ہے کہ صادقوں کے مقابل کذاب بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ کذاب اپنی نامرادی اور ناکامیابی کے ساتھ ماموران الٰہی کی صداقت کا ایک نشان ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے آخری حصہ میں چند ایک کذابوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا جنمیں سے ایک مرتد مسیلمہ کذاب بھی تھا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروزِ کامل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ نبوت کے آخری حصہ میں ایک مرتد مسیلمہ ثانی ہوا۔ اور اس نے بھی مسیلمہ کی طرح شائع کیا کہ اسے وحی آئی ہے کہ

"انک لمن المرسلین"

پھر اس نے یہاں تک شائع کیا کہ خدا نے اسے بذریعہ وحی کہا ہے کہ:۔

"دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں"

پھر اس نے یہ بھی لکھا کہ خدا نے اسے کہا ہے کہ:۔

یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطھرک من الذین کفروا
وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ (دیکھو کانا دجال صفحہ ۵)

* یہ مضمون ڈاکٹر عبدالحکیم کے رسالہ "اعلان الحق و اتمام الحجۃ و تکملہ" کا جواب ہے۔ اور چونکہ یہ رسالہ ڈاکٹر کا آخری حملہ ہے جسمیں نہایت سخت گستاخی سے کام لیا گیا ہے اسلئے یہ ہمارا مضمون اس کی جملہ تحریروں کا ایک ہی جواب ہے۔ منہ

یہ الہامات اگرچہ خلاف حقیقت تھے اور ہیں اور ممکن نہیں کہ خداوند جل و علیٰ کبھی کسی شخص کو وہ خطاب کرے جس کا وہ مستحق نہیں کیونکہ وہ جھوٹا نہیں اور عبدالحکیم کو خود اقرار ہے کہ وہ ایک فاسق و فاجر شخص ہے دیکھو کانا دجال صفحہ ۱۱۹۔ لیکن پھر بھی ان شیطانی الہامات کو سنکر مسلمانوں نے خاموشی اختیار کی اور کسی نے اتنی بھی جرأت نہ کی کہ اس کے مخالف کسی قسم کی آواز اٹھاتے صرف اس لئے کہ یہ شیطانی الہامات حضرت حجۃ اللہ مسیح موعودؑ کے خلاف شائع کیئے گئے تھے اور یوں اپنی خاموشی سے اس شخص کے معاون ہو گئے اور اپنی مناسبت ان لوگوں سے پیدا کر لی جنہوں نے آنحضرت صلعم جیسے نبی صادق کا تو انکار کیا لیکن مسیلمہ کذاب کو جھٹ قبول کر لیا۔ اور یہ نتیجہ تھا محض ایک صادق کے انکار کا ؎

ڈاکٹر عبدالحکیم کے مسیلمہ ثانی ہونے کا یہ کافی ثبوت ہے کہ وہ اعتقاد رکھتا ہے کہ صرف خدا کو مانکر نیک اعمال سے انسان ناجی ہو سکتا ہے اگرچہ ایسا انسان رسول کا منکر ہی ہو اور اسی عقیدہ کی بنا پر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی پاک جماعت سے اسکو خارج بھی کیا تھا چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے مسیح موعودؑ کو لکھا تھا کہ:۔

"قرآن مجید کی رو سے مدار نجات بھی اللہ پر ایمان اور اعمال صالح ہیں"۔ ذکر الحکیم

پھر اسی ذکر الحکیم نمبر ۴ کے صفحہ ۱۱ پر حاشیہ میں ڈاکٹر مذکور کھولکر لکھتا ہے کہ:۔

"تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے اور توحید و تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو یا مسیحؑ پر اگر کہیں کہا ہو تو وہ آیت بتلائی ہوتی آنحضرت صلعم نے جو بڑے سے بڑا خطاب یا عہدہ اپنے لئے شائع کیا وہ عبدہٗ و رسولہٗ ہے نہ کہ مدار نجات"۔

اسی خبیث عقیدہ کی حمایت میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسرے نبی کا ماننا نجات کے لئے ضروری نہیں بلکہ صرف خدا کو واحد ماننا اور نیک اعمال اپنے طور پر بجا لانا ہی مدار نجات ہے۔ ڈاکٹر مذکور بڑے شد و مد سے لکھتا ہے کہ:

"خداوند عالم کی توہین اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اسکا ماننا اور

اسکی عطا کردہ عقل اور فطرت کے مطابق اعمال صالحہ کرنا اور بدی سے بچنا موجب نجات نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ ایک انسان کو ساتھ نہ مانا جاوے" (ذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۶ حاشیہ)

مسیلمۂ ثانی کو اس باطل عقیدہ پر ایسا یقین ہے کہ کانے دجال میں بھی اس بدعقیدہ کا اعادہ کرتا ہے اور پانچسو روپیہ انعام کا وعدہ کرتا ہے اس شخص کے لئے جو یہ ثابت کردے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نیک موحد قوم کو فرمایا ہو کہ جبتک مجھ پر ایمان نہ لاؤ گے تم کافر اور جہنمی ہو جیسا کہ مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہے:

"میں پانچ سو روپیہ انعام اس شخص کو دینے کو طیار ہوں جو یہ ثابت کردے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یا آپکے صحابہؓ کے وقت میں کسی ایسے شخص یا قوم کو جو خدا پرست اور نیک ہو یہ کہا گیا تھا کہ جبتک تم محمد صلعم پر ایمان نہ لاؤ تم کافر اور جہنمی ہو" (کانا دجال صے)

ڈاکٹر مذکور یہانتک لکھکر بس نہیں کرتا بلکہ یہ بھی لکھتا ہے کہ:-

"پس جو کوئی یہ پکارتا ہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ وہ الطاغوت یعنی سرکش شیطان ہے" (کانا دجال صے)

اسکے جواب میں اس غیور عاشق خدا اور رسول مسیح موعودؑ نے ڈاکٹر عبدالحکیم کو نصیحتہً لکھا کہ:-

"خانصاحب × × × آپ دو غلطیوں میں مبتلا ہیں (۱) اوّل یہ کہ آپ عیسائیوں وغیرہ کو باوجود اسکے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذب ہوں ناجی یعنی نجات یافتہ قرار دیتے ہیں اس صورت میں آپکے نزدیک مسلمان کا عیسائی ہو جانا کوئی گناہ کی بات نہیں کیونکہ وہاں بھی نجات موجود ہے اور پھر عیسائی ہونے کی حالت میں عیسائیوں کے مذہب کے موافق شراب پینا اور دوسرے طریق فسق و فجور اختیار کرنا آپکے نزدیک سب روا ہیں۔ ...... یہ تو وہی ناپاک اصول ہیں

جیسے سر سید احمد خاں کی موت ہوئی ...... اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ [۳] قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ''

اس پاک اور مبارک نصیحت کو بجائے قبول کرنے کے ڈاکٹر عبد الحکیم ان پاکیزہ کلمات صادقہ پر نوٹ کرتا ہے کہ :۔

"۱ میں نے جو کچھ کہا اپنی طرف سے نہیں بلکہ آیات قرآنی پیش کی ہیں اگر وہ باطل ہیں یا میرے پیش کردہ معانی باطل ہیں تو اس کا ثبوت کیا ہے۔

"۳ یہ ایک علیحدہ امر ہے متنازعہ فیہا امر مدار نجات ہے اسمیں کوئی کلام نہیں کہ اتباع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سیدھا صاف اور آسان راستہ ہے۔ مگر یہ نہیں کہ اس بے انت ذات کے تمام قوانین رحمت و مغفرت ایک انسان کے ہی تابع ہو گئے۔ خداوند عالم کی توہین اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کا ماننا اور اسکی عطا کردہ عقل اور فطرۃ کے مطابق اعمال صالحہ کرنا اور بدی سے بچنا موجب نجات نہیں ہو سکتے۔ تا وقتیکہ ایک انسان کو ساتھ نہ مانا جاوے۔ (ذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۵-۱۶)

گویا ڈاکٹر عبد الحکیم کے نزدیک مدار نجات آنحضرت صلعم کا ماننا نہیں ہے۔ اور اسکے نزدیک یہ کہنا کہ بغیر ماننے آنحضرت صلعم نجات نہیں ہو سکتی خداوند عالم کی توہین ہے۔ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ توحید کیا ہے اور اللہ کیا ہے جسے ماننا مدار نجات ہے حالانکہ قرآن کریم نے تمام رسولوں کا ماننا لازمی قرار دیا ہے اور بغیر ایمان بالرسل کے ایمان باللہ کے مدعی کو کافر قرار دیا ہے۔ اور یہی تمام اہل اسلام کا مذہب ہے۔ مگر ڈاکٹر عبد الحکیم کے مذکورہ بالا صریح عقیدہ کفر کی بھی مسلمانوں نے پرواہ نہ کی صرف اسلئے کہ وہ اس خبیث عقیدہ کی بنا پر حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے علیحدہ کیا گیا ہے سچ ہے۔ من عاد لی ولیا فاذنته للحرب

ڈاکٹر عبدالحکیم کے اس دام تزویر کے پرخچے تو خدا کے بہادر سپاہی مسیح موعودؑ نے اپنی مبارک کتاب حقیقۃ الوحی میں ایسے اڑائے ہیں کہ مرتد مذکور ان براہین احمدیہ کا کوئی جواب آجتک نہیں دے سکا اور نہ دے سکیگا کیونکہ وہ سب قرآن پاک کے دلائل ہیں یا بعض احادیث نبویہ ہیں لیکن چونکہ اکثر برائے نام مسلمان جنکے دلوں میں اللہ کے رسولوں کی کوئی عظمت نہیں ہوتی عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں جیسی کہ ڈاکٹر مذکور کی۔ اسلئے میں عوام الناس کے فائدہ کے لئے ایمان بالرسل، کے متعلق ایک دلیل پیش کرتا ہوں:-

ایمان بالرسل کے متعلق قرآنی دلیل

انّ الّذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعضٍ ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلاً ۝ اولٰئک ھم الکافرون حقًّا واعتدنا للکافرین عذابًا مھیناہ ؎

یعنی جو لوگ اللہ اور اسکے رسولوں کا انکار کرتے ہیں وہ اور وہ لوگ جو اللہ اور رسولوں کے درمیان تفریق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں اور رسولوں کو نہیں مانتے یا بعض رسولوں کو تو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اسکے بین بین راستہ اختیار کریں یہی پکے کافر ہیں اور ہم نے ایسے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب (جہنم) طیار رکھا ہوا ہے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا شخص جو خدا کو تو مانے پر کسی ایک رسول کو نہ مانے تو وہ پکا کافر اور جہنمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خاتم النبییّن (فداہ ابی وامی) صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحیح حدیث میں صاف فرمایا ہے کہ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق ایک صحیح حدیث کی شہادت

لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار۔ (مسلم شریف)

اس حدیث نبوی میں ہر فرد بشر کے لئے آنحضرت صلعم پر ایمان لانا واجب قرار دیا گیا ہے

اور ایمان نہ لانے کی صورت میں جہنم کا وعید سنایا گیا ہے۔ اور اس وعید سے کوئی موحد یا مشرک اور اہل کتاب یا انکے علاوہ دوسرا انسان باہر نہیں ہے لیکن تعجب ہے کہ باوجود اسقدر صراحت کے بھی ڈاکٹر عبدالحکیم آنحضرت صلعم یا کسی دوسرے نبی پر ایمان لانے کو مدار نجات نہیں مانتا۔

اب ہر ایک مدعی اسلام غور کرے کہ دجال کون ہے اور کیا اس خبیث عقیدہ کا انسان کہ نجات کے لئے آنحضرتؐ کا ماننا ضروری نہیں مستحق ہے کہ اسے خدا مسیح یا عیسیٰ کے پاک نام سے مخاطب کرے اور اسے انک لمن المرسلین کہے اور پھر یہانتک کہ اسے وحی کرے:۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین (کانا دجال ص۵۳)

اے مسلمان کہلانے والو! اور محبت رسول کا دم بھرنے والو!! بتاؤ تو سہی کیا یہ دجالی تعلیم نہیں۔ اور کیا یہ حماقت نہیں کہ ایسے شخص کی پیشگوئی موت بمقابل حضرت مسیح موعودؑ پیش کی جاوے کیا واقعی یہ شخص تمھارے نزدیک مورد وحی آلٰہی ہے۔ اگر ہے تو پھر چاہیئے کہ تم اسی کا عقیدہ اختیار کر لو لیکن ایک احمدی جو عاشق محمدؐ و احمدؐ ہے وہ تو کبھی اس باطل عقیدہ کے انسان کو صاحب وحی آلٰہی نہیں سمجھ سکتا ہاں ہم ان الشیٰطین لیوحون الی اولیاءھم کے مطابق اور بسبب اسکے کہ یہ شخص کذاب الشر ہے حسب وعدہ الٰہی ھل انبئکم علیٰ من تنزل الشیٰطین۔ تنزل علیٰ کل افاک اثیم۔ وحی شیطانی کا مورد ضرور جانتے ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ اسکے اپنے ہی اقرار کے مطابق اسکی پیشگوئیاں اسکی دماغی ساخت کا نتیجہ ہیں نہ اسکے نیک اور باخدا انسان ہونے کے باعث جیسا کہ وہ لکھتا ہے کہ:

”میں ایک گنہگار اور بے عمل انسان ہوں ××× مگر میرا دماغ الہامات اور خوابات کے لئے فطرۃً موزون ہے“ (کانا دجال ص۱۰۰)

ہم یہ مانتے ہیں کہ بعض لوگوں کو جو نفس پاک تو نہیں رکھتے مگر خاص دماغی بناوٹ کے باعث بعض اوقات سچی خوابیں بھی آجاتی ہیں یا بعض ایسے گندہ دل لوگوں پر مطابق مثل مشہور

جیسی رُوح ویسے فرشتے" شیاطین کا نزول بہ پیرایہ وحی ہو جاتا ہے اور یہ امر مسلمہ اہل اسلام بھی ہے۔ اسلئے ہم عبدالحکیم کی کسی خواب یا اسکے کسی شیطانی الہام کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے ہاں جنکے دل مریض اور خدا کے رسول کی دشمنی سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ مطابق مثل "کند ہمجنس باہمجنس پرواز" ان جھوٹے الہاموں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یہ بھی انہیں کفر بالرسول کی ایک عبرت انگیز سزا ہے۔

عبدالحکیم کے خوابات و الہامات

ڈاکٹر عبدالحکیم کو بیس سال تک تو حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے سچے ہونے کے الہامات ہوتے رہے جنہیں بڑے فخر سے وہ مسیح موعودؑ کے سامنے پیش بھی کرتا ہے۔ بلکہ جب حضرت مسیح موعود اسے مرتد ٹھیراتے ہیں اور جماعت سے خارج کر دیتے ہیں تو بھی لکھتا ہے کہ :-

"میں آپکا دشمن ہرگز نہیں ہوں بلکہ آپکی سلامتی اور سچی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں خداوند عالم نے میرے سینہ کو خود اپنے پانی سے صاف کیا ہے اسلئے مجھے اتنک آپکی طرف سے کوئی لغزش نہیں۔ وہی ایمان کہ آپ مثیل مسیحؑ ہیں مثیل انبیاءؑ ہیں میرے دل میں جب بھی تھا اور اب بھی ہے"

(ذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۲)

اسی ذکر الحکیم میں صفحہ ۱۲ پر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت میں ایک سچی رؤیا بھی نقل کرتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے :-

ایک مولوی محمد حسن بیگ میرے خالہ زاد بھائی تھے حضور (مسیح موعودؑ) کے سخت مخالف تھے انکی نسبت خواب میں مجھے معلوم ہوا کہ اگر وہ مسیح الزمان کی مخالفت پر اڑا رہا تو پلیگ سے ہلاک ہو جائیگا اسکی سکونت بھی شہر سے باہر ایک کشادہ صاف ہوادار مکان میں تھی یہ خواب میں نے اسکے حقیقی بھائی اور چچا اور دیگر عزیزوں کو سنا دیا تھا ایک سال بعد وہ پلیگ سے ہی فوت ہوا۔

عبدالحکیم کے اپنے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ اسے بیس سال برابر بذریعہ رؤیا والہامات حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعودؑ ہونے کی خبر خدا سے دی جاتی ہے اور وہ کہتا ہے خدا نے اسکے سینہ کو اپنے پانی سے صاف کیا ہے اسلئے اس کا وہی ایمان ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح الزمان ہیں مثیل انبیاء ہیں اور اب جبکہ یہ شخص محض دشمنی سے مسیح موعودؑ کو مسیح الدجال قرار دیتا ہے تو بھی اپنے سابقہ عقیدہ کو کہ مرزا صاحب مسیحؑ ہیں نہیں چھوڑتا بلکہ اپنی شرمندگی چھپانے کے لئے مسیح الدجال کے لفظ کی یوں تاویل کرنی شروع کر دی کہ :-

"مرزا مسیح الدجال ہے یعنی مرزا کا وجود مسیحیّت اور دجالیّت کا مرکب ہے"

(کانا دجال صفحہ ۴۷ و ۱۱۹)

لیکن اب جبکہ اس سخت دشمنی کے زمانہ میں بیس سال کے سابقہ رؤیا والہامات کے مخالف اس شخص کو الہامات شروع ہو جاتے ہیں کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں دجال ہیں وغیرہ - تو ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اُس کا دوسرا سلسلہ الہامات جو عداوت اور دشمنی کے بعد شروع ہوا شیطانی الہامات کا سلسلہ ہے -

ڈاکٹر عبدالحکیم کا حضرت مسیح موعودؑ کی موت کی نسبت شیطانی القاء

عبدالحکیم نے بارہا اپنے اس شیطانی القاء کو پیش کیا ہے جو اس نے مسیح موعودؑ کی ہلاکت کے لئے بطور پیشگوئی پیش کیا تھا اور بعض نااہل مسلمانوں نے بھی اس کی تقلید میں اس پیشگوئی کو ہمارے مقابل پیش کیا ہے اسلئے ہم یہاں ذرا تفصیل کے ساتھ اصل حقیقت کو بیان کرینگے وما توفیقی الا باللہ العظیم -

شیطانی القاء نمبر ۱

جب ڈاکٹر عبدالحکیم کے مرتد ہونے پر مسیح موعودؑ نے اسے اپنی پاک جماعت سے الگ کیا تو پہلے پہل اس نے بہت منّت و خوشامد سے چاہا کہ کسی طرح اسے جماعت سے خارج نہ کیا جاوے لیکن جب دیکھا کہ اب مجھے جماعت احمدیہ ایک مرتد انسان جانتی ہے تو آخر مجبوراً مسیح موعودؑ کی مخالفت شروع کر دی اس جوش عداوت کے ایام میں سب سے پہلا شیطانی القاء جو اسکو جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں ہوا وہ یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب تین سال کے اندر فنا ہو جائینگے - پھر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

میں فنا کی صورت پھیپھڑے کی مرض بتائی گئی (دیکھو کانا دجال صفحہ ۵۲) چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کو کوئی پھیپھڑے کی مرض لاحق نہیں ہوئی اور نہ انکی موت ڈاکٹر کے شیطانی الہام کے مطابق ہوئی بلکہ آپکی وفات اسہال کی پرانی بیماری سے واقع ہوئی اور لاہور کے سول سرجن نے ڈاکٹری معائنہ کے بعد اس امر کی تصدیق کی لہٰذا عبدالحکیم کے دونوں الہام شیطانی ہیں۔ اور اسکی تصدیق ڈاکٹر کے اپنے قول سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ وہ اپنے رسالہ اعلان الحق میں لکھتا ہے کہ:۔

"۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کو مجھے الہام ہوا تھا 'مرزا پھیپھڑے کی مرض میں ہلاک ہو گیا' خدا کے علم میں چونکہ وہ قطعاً پھیپھڑے کی مرض سے ہلاک ہونیوالا تھا اسلئے آئندہ کی خبر کو صیغہ ماضی میں بیان فرمایا گیا) موت سے چند مہینے پہلے مرزا کو پھیپھڑے کا مرض شروع ہوا جس سے اسے متنبہ ہونا چاہیئے تھا مگر افسوس اس نے اور اسکے مریدوں نے بجائے متنبہ ہونے کے اُلٹا اسکو چھپایا اور خدا سے جنگ رکھا اسلئے میعاد سے پہلے دفعۃً ہیضہ سے ہلاک کیا گیا۔" (اعلان الحق ص۸)

اس اعلان میں ڈاکٹر نے تسلیم کر لیا کہ چونکہ حضرت احمد اور انکی جماعت نے پھیپھڑے کے مرض کو چھپا لیا اسلئے مسیح موعودؑ دفعۃً ہیضہ سے فوت ہوئے جسکے یہ معنی ہوئے کہ جب خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ احمدی تو باز آتے ہی نہیں تو اس نے کہا چلو ڈاکٹر کا الہام قطعی ہی جھوٹا کر دو نہ پھیپھڑے کی مرض سے موت کی بجائے ہیضہ سے وفات دیدو مگر یہ بیان بھی اسکا صریحاً جھوٹ ہے۔ حضرت حجۃ اللہؑ کو نہ تو پھیپھڑے کا مرض ہوا اور نہ ہی آپ ہیضہ سے فوت ہوئے۔ پھیپھڑے کی مرض کا علم خدا جانے عبدالحکیم کو کس طرح ہوا جبکہ اسے احمدیوں نے ایسا چھپایا کہ خدا کو بھی نعوذ باللہ مجبور ہو کر ڈاکٹر کے الہام ہی کو غلط کر دینا پڑا۔ رہا ہیضہ سے موت کا سوال سو وہ تمام احمدی قوم شاہد ہے کہ جھوٹی بات ہے اور خود لاہور کے سول سرجن نے تصدیق

کی کہ حضرت مرزا صاحب کی وفات ہیضہ سے نہیں ہے اور اگر موت ہیضہ سے ہوتی تو جیسا کہ خواہ مخواہ مخالفین نے مشہور کر رکھا تھا اور حکام تک کو ملکر کہا کہ موت ہیضہ سے واقعہ ہوئی ہے لہذا حسب ضابطہ روک لیجاوے۔ ضرور نعش مبارک کو لاہور سے باہر نہ جانے دیا جاتا مگر گورنمنٹ کا نعش مبارک کو قادیان شریف لیجانے کی اجازت دینا اور ایک بے غرض یوروپین اعلیٰ ڈاکٹر کا تصدیق کرنا کہ موت ہیضہ سے واقع نہیں ہوئی بلکہ اسہال کی پرانی مرض سے وفات ہوئی ہے ایک ایسی کامل شہادت ہے کہ اسکے باوجود ڈاکٹر مذکور کا ہیضہ کی موت کا نام لینا صریح غلط بیانی ہے جس سے نہ صرف وہ ہم پر ہی ناجائز حملہ کرتا ہے بلکہ گورنمنٹ پر اور اسکے ایک اعلیٰ افسر پر بھی حملہ کرتا ہے ؛

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ڈاکٹر نے اپنی سہ سالہ موت کی پیشگوئی کی بجائے چودہ ماہ کے اندر اندر مسیح موعودؑ کی موت کی پیشگوئی کی جسے وہ اپنے رسالہ اعلان الحق میں بعد از وفات مسیح موعودؑ اس طرح لکھتا ہے کہ:۔

"مجھے یکم جولائی ۱۹۰۶ء کو الہاماً فرمایا مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا" (اعلان الحق ص ۶)

گویا اس الہام سے سہ سالہ میعاد منسوخ ہو گئی اور اگر حضرت مرزا صاحب کا وصال یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے ۱۴ ماہ کے اندر نہ ہوتا تو دونوں پیشگوئیاں باطل ہو جاتیں خواہ حضرت اقدس کی وفات تین سالہ میعاد کے اندر ہی کیوں نہ ہوتی کیونکہ الہام اول الہام ثانی سے منسوخ ہو چکا تھا ؛

شیطانی القاء نمبر ۲

اس القاء شیطانی کے جھوٹے کرنے کے لئے اور مسیح موعودؑ کو حسب وعدہ مسیلمی فتنہ سے بچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک اور حکمت کی اور وہ یہ کہ مسیلمہ ثانی نے اس چودہ ماہ کی میعادی پیشگوئی کو خود ہی منسوخ کر دیا اور ایک تیسری پیشگوئی کر دی

شیطانی القاء نمبر ۳

ڈاکٹر نے تیسری پیشگوئی بہت سے اخباروں مثل اہلحدیث۔ وطن۔ پیسہ اخبار وغیرہ میں بالفاظ ذیل شائع کی:۔

"مرزا ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء مطابق ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہوگا۔"

اب اس الہام شیطانی کے شائع ہونے کے ساتھ ہی دوسرا القاء شیطانی بھی منسوخ ہوگیا اور اب صرف ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء ایک خاص دن موت کے لئے مقرر ہوگیا اگر موت اس سے پہلے واقع ہوئی تو ڈاکٹر جھوٹا اور اگر ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کے بعد موت واقع ہوتی تو بھی ڈاکٹر جھوٹا ہے اور یہ کسے معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کو واقع ہوئی۔ لہذا ڈاکٹر کا تیسرا القاء شیطانی بھی باطل ہوا۔

ڈاکٹر اپنے رسالہ اعلان الحق میں اپنے کذب کو چھپانے کے لئے چالاکی سے تیسرے القاء شیطانی کو بالفاظ ذیل درج کرتا ہے:۔

"۱۶۔ فروری ۱۹۰۸ء کو مجھے الہام ہوا ۲۱۔ ساون ۱۹۶۵ء تک مرزا ہلاک ہو جائیگا۔"

سو اوّل تو وہ تمام اخبارات جنکو ڈاکٹر نے خود اپنے قلم سے ۲۱۔ ساون کو لکھکر بھیجا تھا موجود ہیں بلکہ اہل حدیث نے تو ڈاکٹر سے ہمدردی کرتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا کہ ۲۱۔ ساون کو کی بجائے گول مول لفظ چاہیئے تھے ایک دن خاص مقرر کردینا نامناسب ہے وغیرہ۔ میرے پاس اہل حدیث کا فائل نہیں ورنہ میں اصل الفاظ نقل کر دیتا۔ لیکن ہر طالب حق خود اہلحدیث کے فروری ۱۹۰۸ء کے پرچے دیکھکر اپنی تسلّی کر سکتا ہے اور اگر میں نے غلطی کی ہو تو بہتر ہو مولوی ثناءاللہ اپنے پہلے الفاظ پھر شائع کردے تاکہ ڈاکٹر گھر تک پہنچا دیا جاوے۔ میرے بیان کی تصدیق خود ڈاکٹر صاحب اسی اپنے اعلان میں اس طرح کرتے ہیں کہ:۔

"اخباروں میں غلطی سے **تک** کی بجائے **کو** لکھا گیا تھا۔"

ڈاکٹر کے اپنے اقرار کے بعد اب کسی دوسری شہادت کی اگرچہ ضرورت نہیں لیکن تاہم یہ بات بھی قابل یادداشت ہے کہ ڈاکٹر کا خط جو قادیان میں پہنچا تھا اسمیں بھی مرتد نے **تک** کو حک کرکے **کو** بنایا ہوا تھا۔

ڈاکٹر کے جھوٹے عذر

ڈاکٹر عبدالحکیم کا پہلا عذر یہ ہے کہ اصل رجسٹر میں تک ہے۔ میں نے اس امر کی تحقیقات کے لئے اپنے مکرم بھائی چودھری عبدالمالک صاحب نائب تحصیل دار سے درخواست کی کہ وہ پٹیالہ میں جاکر ڈاکٹر صاحب کا اصل رجسٹر دیکھیں چنانچہ وہ ڈاکٹر مذکور کے مکان پر گئے اور کہا کہ اپنا اصل رجسٹر مجھے دکھلاؤ میں تسلّی کرنا چاہتا ہوں کہ اصل کو ہے یا تک تو ڈاکٹر نے چنداں پروا نہ کی اور گھر میں سے رجسٹر لانے کو ایک صغر سن لڑکی کو کہا کہ جاؤ رجسٹر لاؤ گھر میں تلاش کی گئی اور جواب ملا کہ رجسٹر نہیں ملتا چودھری صاحب نے ڈاکٹر سے کہا کہ آپ خود ہی جاکر تلاش کرلائیں مگر ڈاکٹر نہیں گیا اور رجسٹر نہ دکھلایا گیا۔ یہ واقعہ شروع جون ۱۹۱۶ء کا ہے ان حالات کے اندر ہم نہیں کہہ سکتے کہ رجسٹر میں کیا ہے پھر رجسٹر بھی کونسا مستند رجسٹر ہے سنیئے تو بعض دغابازوں کو جھوٹی بہیاں بھی بناتے دیکھا ہے اور یہ کبھی ممکن نہیں ہے کہ اصل رجسٹر میں تک ہو اور ڈاکٹر ہر شخص کو تک کی بجائے کو لکھتا جاوے؛

دوسرا عذر

دوسرا عذر یہ ہے کہ ۱۶۔ فروری ۱۹۰۸ء کے بعد جو نئے کانے دجال طبع ہوئے انکے صفحہ آخر پر یہ الہام بلفظ تک درج ہے۔

ڈاکٹر کا یہ عذر بھی نامعقول ہے۔ اوّل اسلئے کہ کانا دجال ایک ہی دفعہ چھپا ہے نہ دو دفعہ۔ دوم اسلئے کہ الہام زیر بحث دوائیوں کے اشتہارات*

---

* اغلب ہے کہ ڈاکٹر نے اپنی دوائیوں کے اشتہارات کا پتھر رکھوایا ہوا ہوگا کیونکہ ایسے اشتہارات ڈاکٹر اور حکیم بکثرت شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر کو ایک طرف اپنے آپکو مجدد وقت اور مصلح لکھتا ہے (دیکھو اعلان الحق صفحہ ۲۴) اور دوسری طرف اپنے کارنامے بحیثیت مصلح اور مجدد الوقت ہونے کے بیان کرتے ہوئے اپنی دوائیوں اور طبی کتابوں کی اشاعت کو بطور گواہ پیش کرتا ہے دیکھو صفحہ ۲۴ کتاب اعلان الحق۔ پس اندریں حالات اگر اس علم طب کے برائے نام مصلح اور مجدد نے اپنی دوائیوں کے اشتہارات کے پتھر رکھوا چھوڑے ہوں اور بعد از وفات مسیح موعودؑ

کے آخری صفحہ پر درج کیا گیا ہے اور تاریخ اشاعت کوئی درج نہیں۔ سوم اسلئے کہ اب یہ محال ہے کہ کسی طرح یہ پتہ چل سکے کہ وفات مسیح موعودؑ سے پہلے کانے دجال کی کاپیاں کس کس شخص کو پہنچیں جنپر یہ الہام بلفظ "تک" درج تھا۔ کیونکہ ڈاکخانہ کی مُہر عموماً اس کاغذ پر ہوتی ہے جسمیں کتاب کا پیکٹ بنایا جاتا ہے۔ چہارم اسلئے بھی عذر خام ہے کہ جب کئی مختلف اخباروں میں الہام مذکور بلفظ "کو" شائع ہُوا تھا پھر کیوں انہیں اخباروں میں فوراً اصلاح نہ کی گئی۔

تیسرا عذر یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتاب چشمہ معرفت میں اسی الہام میں "تک" لکھا ہے۔

گو یہ عذر بھی بودا ہے لیکن بظاہر دھوکہ دینے والا ہے۔ اسلئے ذرا تفصیل سے اسکا جواب عرض کرنا چاہتا ہوں:۔

ڈاکٹر کے اصل خط میں جو مسیح موعودؑ کے نام تھا اور پھر ان خطوط میں جو مختلف اخباروں کو اس نے بھیجے ان سب میں لفظ "کو" ہی تھا جیسا کہ مَیں پہلے لکھ چکا ہوں اور اصل تحریر ہی پر تمام دار و مدار فیصلہ کا ہُوا کرتا ہے۔ جیساکہ عدالت میں اگر ایک مقدمہ پیش ہو اور کوئی مدعی کسی مدعا علیہ پر دعویٰ کرے کہ مَیں نے اس سے ایک ہزار روپیہ لینا ہے اور ثبوت میں مدعا علیہ کا کوئی خط پیش کرے جسمیں غلطی سے ۱۰۰ کی بجائے ۱۰۰۰ لکھا گیا ہو تو عدالت ہرگز ہزار روپیہ نہیں دلائیگی بلکہ اصل کاغذ چونکہ سو کا ہے اسلئے مدعا علیہ کے ورثاء اس اصل کاغذ میں مندرجہ رقم دینے کے ذمہ وار ہونگے۔ اسی طرح ڈاکٹر عبد الحکیم اور ہمارے جھگڑے کا حال ہے وہ تو حضرت مرزا صاحب کا خط (کتاب) پیش کرتا ہے اور ہم اصل کاغذ (اخبارات جنمیں ڈاکٹر نے الہام زیر بحث خود چھپوایا) مگر ڈاکٹر اپنی چالاکی سے اصل کاغذ کا تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲۲) انہیں پر اپنا شیطانی الہام مع ترمیم لکھوا کر دوبارہ اشتہارات کو چھپوا لیا ہو اور انہیں کانے دجال کے ساتھ نکالکر شائع کر دیا ہو تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ میرے نزدیک تو دراصل واقعہ بھی یہی ہے اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ ڈاکٹر نے بعد از وفات مسیح موعودؑ لاہور میں جو لیکچر دیا تھا اسمیں اُسنے صاف اقرار کیا تھا کہ بے شک میں نے ۴۔ اگست کو ہی لکھا تھا لیکن یہ مجھ سے غلطی ہوگئی تھی۔ کیا ڈاکٹر اب اسکا انکار کرسکتا ہے۔ منہ

نام نہیں لیتا اور ایک ایسی تحریر کو پیش کرتا ہے جو اسکی تحریر کی نقل نہیں بلکہ اصل الہام کے اخبارات میں چھپنے کے تین ماہ بعد صرف حافظہ کی بنا پر لکھی گئی تھی۔ اور بایں ہمہ ڈاکٹر اعلان الحق میں لکھتا ہے کہ میرا الہام بلفظہٖ تک چشمہ معرفت میں لکھا ہے۔ حالانکہ وہاں یہ الہام درج نہیں ہے جس سے ڈاکٹر کا تیسرا عذر بھی ٹوٹ گیا۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ ذرا آگے چلکر ڈاکٹر کے اپنے بیان میں سے بھی صاف دکھادونگا کہ اصل الہام میں لفظ "کو" ہی ہے۔

ڈاکٹر کے تیسرے الہام منسوخ اور چوتھا القاء شیطانی

اس سے تو کسی مسلمان کو انکار نہیں کہ شیطان بھی بعض انسانوں کی طرف بعض غیب کی خبریں القا کرتا ہے لیکن چونکہ وہ جھوٹا ہے اسلئے اپنے دوستوں کو ہمیشہ ذلیل ہی کراتا ہے یہی حال مسیلمہ ثانی کا ہوا۔

میں اوپر دکھاچکا ہوں کہ پہلے دو الہاموں کو تو خود ڈاکٹر نے ہی منسوخ کردیا اور انکی بجائے ۴۔ اگست کو والا الہام شائع کیا جسے حضرت اقدسؑ کی وفات کے بعد ڈاکٹر نے ۴۔ اگست تک قرار دیکر سچا کرنے کی کوشش کی اور اپنے رسالہ اعلان الحق میں بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن خدا کی قدرت بھی زبردست قدرت ہے اسی رسالہ میں ڈاکٹر سے لکھادیا کہ اسکا تیسرا الہام بھی منسوخ شدہ ہے گویا ہمیں "کو" یا "تک" کی بحث میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر لکھتا ہے کہ :-

"ایک موقعہ پر بے اختیار میری زبان سے یہ بددعا نکلی اے خدا اس بدمعاش کو جلد غارت کر اسلئے چار اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۱۔ ساون ۱۹۶۵ تک کی میعاد بھی منسوخ کی گئی"۔ (اعلان الحق صـ۹)

اب جبکہ بقول ڈاکٹر اسکا تیسرا القاء شیطانی بھی منسوخ شدہ ہے تو اس منسوخ شدہ کذب کی بنا پر حجت پکڑنا ایماندار کا تو کام نہیں ہے۔ ہاں ہم کہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر کے اس اپنے بیان سے ہی ثابت ہو رہا ہے کہ اسکے تیسرے الہام شیطانی میں ۴۔ اگست کو تھا نہ کہ ۴۔ اگست تک۔ کیونکہ ۴۔ اگست تک کی میعاد تو منسوخ کہلا ہی نہیں سکتی جبکہ بقول ڈاکٹر مسیح موعودؑ کی وفات ۲۶۔ اگست تک ہی واقع ہوئی البتہ

اگر ۴۔ اگست کو میعاد مقررہ ہوتی تو پھر اسکی شیطانی دعاء سے "۴۔ اگست کو" کی بجائے ۴۔ اگست سے پہلے وفات ہونا تیسرے شیطانی القاء کا ناسخ کہلا سکتا ہے؂

دراصل بات یہ ہے کہ یہ ساری باتیں مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بنائی گئی ہیں مسیح موعودؑ کی زندگی میں آخری پیشگوئی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کو وفات کی تھی لیکن حضرت مسیح موعود اس سے پہلے ہی ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملے تاکہ ڈاکٹر یہ نہ کہہ سکے کہ مرزا صاحب نے توبہ کی اسلئے انہیں مہلت مل گئی کیونکہ خدا کے ایک نبی کی شان سے بعید ہے کہ وہ کسی شیطان سے ڈرے؂

ڈاکٹر کی شیطانی دعا

جس شیطانی دعا کی بنا پر ڈاکٹر اپنے تیسرے شیطانی الہام کو منسوخ قرار دیتا ہے وہ اس طرح ہے کہ:-

"کہ اے خدا اس ظالم کو جلد غارت کر اے خدا اس بدمعاش کو جلد غارت کر" (اعلان الحق صفحہ ۹)

اس دعا کے شیطانی اور مردود ہونے کی وجہ بدیہی ہے اور وہ یہ کہ عبدالحکیم حضرت مرزا صاحبؑ کو شیطان اور ظالم صرف اسلئے قرار دیتا ہے کہ آپؑ کا یہ اعتقاد تھا کہ بجز اطاعت رسل نجات نہیں ہوسکتی اب یہ تو وحی حق کی بات ہے سارا قرآن اس تعلیم سے بھرا پڑا ہے پس اس ایمان پر اگر بدمعاش اور ظالم کا خطاب مسیح موعودؑ عبدالحکیم کی وحی میں ہے تو ضرور یہ شیطانی وحی ہے پھر یہ دیکھنا ہے کہ کیا مسیح موعودؑ بدمعاشوں اور ظالموں کی طرح ہلاک کیئے گئے یا آپکی وفات ایک کامیاب نبی کی موت ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک کامیاب مرسل الٰہی ہے اور ایسا زبردست رسول ہے کہ جس کی نظیر دنیا میں بہت کم ملیگی۔ آپ ایک مخلص اور دیندار ۴ ۵ لاکھ کی جماعت بنا کر واصل حق ہوتے ہیں اور وہ علم کلام جو آپؑ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تمام دنیا میں پھیل گیا۔ ہر مخالف کو اسکی حجتِ نیرہ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا۔ بڑے بڑے عظیم الشان معجزات آپ سے ظاہر ہوئے غرض جس مشن کو وہ لیکر

آئے تھے اسے پورا کر کے گئے اور دشمنوں کو یقین تھا آپکی وفات کے ساتھ ہی سلسلہ حقہ نابود ہو جائیگا مگر اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ اس سلسلہ کی جڑوں کو اور بھی مضبوط کیا اور اب ممکن ہی نہیں کہ کوئی مخالف اسے نابود کر سکے۔ بلکہ یہ سلسلہ تو روز افزوں ترقی پر ہے۔ جو مسیح موعودؑ کی زندگی کی دلیل ہے۔

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ❊ ہر زماں از غیب جانے دیگر است

پس ڈاکٹر صاحب کے جملہ الہامات مع آخری دعا کے سب کے سب شیطانی ہیں۔ ورنہ چاہیئے تھا کہ جس طرح مسیلمہ کذاب اور دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کا نام و نشان جلد ہی مٹا دیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی ہوتا۔ مگر یہاں تو اسکے خلاف

صادقاں را نورِ حق تا ابد مدام

کا نظارہ نظر آ رہا ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف زندہ در گور

کاذباں مردند و شد ترکی تمام

کے مصداق ہیں۔ اور اگر کوئی شخص باوجود اس کامیابی کے بھی مسیح موعودؑ کو جھوٹا ہی کہتا ہے تو وہ اپنی ہی جڑوں کو کاٹ رہا ہے اور اسکا حملہ دراصل قرآن پاک پر ہے جو کہتا ہے کہ:-

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

یعنی ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ اور اگر مسیح موعودؑ باوجود اپنی تمام کامیابی کے ناکامیاب ہے تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ دنیا میں کوئی مامور من اللہ کامیاب ہوا ہی نہیں۔ ونعوذ باللہ من ذٰلک۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ڈاکٹر کی شیطانی دعا چونکہ بلا تعیین وقت ہے اور اس قسم کی دعائیں مسیح موعودؑ کے مخالف ہمیشہ کرتے ہی رہتے تھے اسلئے یہ دعا بذاتہٖ خود کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے جو یہ لکھا تھا کہ:-

”یہ کبھی نہ ہوگا کہ میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت سے مروں کہ عبدالحکیم خاں کی پیشگوئی کی میعاد میں ہلاک ہو جاؤں“

بالکل سچا نکلا کیونکہ خدا نے حضرت مسیح موعودؑ کو ڈاکٹر کی مقرر کردہ تاریخ سے پہلے وفات دیدی! اور اُدھر خود ڈاکٹر سے لکھا دیا کہ اسکا ہر القاءِ شیطانی جو وفات مسیح موعودؑ کی میعاد کے متعلق ہے منسوخ ہو چکا ہے۔ اور یہ بدیہی امر ہے کہ ان منسوخ شدہ شیطانی پیغاموں سے حُجّت پکڑنا کسی طرح جائز ہی نہیں۔

عبد الحکیم کے الفاظ میں بار بار فنا اور ہلاکت۔ کے الفاظ مسیح موعودؑ کے متعلق آئے ہیں اس سے کیا مراد ہے۔ یہ ایک سوال ہے جو اس ضمن میں قابل غور ہے معمولی موت تو ہر نبی اور رسول کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور مرنے میں صادق دکاذب برابر ہیں اسلئے یہ تو کہنا فضول ہے کہ عبد الحکیم کا منشاء محض موت سے ہے بلکہ اسکے القائے شیطانی کے الفاظ

"مرزا کی جڑ بنیاد اُکھڑ جائے گی"

"دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش کرایا جائے گا۔"

صاف کہہ رہے ہیں کہ فنا اور ہلاکت سے مراد ایسی موت ہے جو عذاب کے رنگ میں ہو جسکا نتیجہ سلسلہ احمدیہ کی تباہی ہو۔

آؤ اب دیکھیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی وفات کے بعد سلسلہ احمدیہ نے مضبوطی حاصل کی یا وہ کمزور ہو کر معدوم ہو رہا ہے۔ یہ واقعات کا سوال ہے سو واقعات بآواز بلند عبد الحکیم کو جھوٹا کر رہے ہیں کیونکہ سلسلہ کی مضبوطی اسوقت پہلے سے زیادہ ہے۔ اور تبلیغ کا پیمانہ بدرجہا ترقی پر ہے۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بلاد شرقیہ و غربیہ میں بھی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے کشف کے مطابق وہ لوگ بھی داخل سلسلہ احمدیہ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور وہ اجتماع جو ہر سال مسیح موعودؑ کے مبارک مقام نزول پر سالانہ ہُوا کرتا تھا اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہوتا ہے جو سلسلہ کی قبولیّت اور وعدہ الٰہی "یاتون من کل فج عمیق" کی سچائی کی زبردست دلیل ہے۔ خلافت کا سلسلہ بھی اب ایسا مضبوط ہے کہ وہی خواجہ اور وہی محمد علی جنہیں ڈاکٹر اپنا ہمخیال اور موید سمجھتا رہا اور جن کا ذکر مسیح موعودؑ کے

سامنے ان خطوط میں بھی کیا جن کی بنا پر ڈاکٹر کو جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ اور انکے تمام معاون زور لگا کر رہ گئے۔ اور وہ خدائی سلسلہ کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے اور وہ وعدہ نبوّت جو قدرت ثانیہ کے متعلق تھا پورا ہُوا ۔

اسکے بالمقابل کیا ڈاکٹر بتا سکتا ہے کہ اسکی قبولیت کیسی ہوئی کیا کوئی حصّہ جماعت احمدیہ کا اسکی تحریروں سے مرتد ہوگیا۔ یا کیا غیر احمدیوں نے ہی اسے وہ مسیح مان لیا جسکے ہاتھوں بقول ڈاکٹر دجالی فتنہ پاش پاش ہوگیا۔ برخلاف اسکے غیر احمدیوں میں سے ہزاروں لوگ بعد از وفات مسیح موعودؑ بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہوچکے اور ہوتے جارہے ہیں اور کسی کی طاقت نہیں کہ وعدہ الٰہی کے مطابق آنیوالے لشکروں کو روک لے ۔

قصّہ مختصر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ ہرگز ہرگز نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہینگے اور انکی برکات و فیوض موجود ہیں اور موجود رہینگی جیسے کہ حضرت خاتم النبیین زندہ ہیں۔ اسی طرح آپکا بروز خاتم الاولیاء زندہ ہے پس جھوٹا ہے وہ جو مسیح موعودؑ کو ہلاک شدہ قرار دیتا ہے۔

ڈاکٹر کے دجالی حملوں ہی سے یہ حملہ بھی ہے کہ مسیح موعودؑ کی عمر حسب اعلان مسیح موعود بڑھائی نہیں گئی بلکہ گھٹائی گئی۔ اس حملہ کا جواب یہ ہے کہ بیشک مسیح موعودؑ کی عمر بڑھائی گئی اور خود ڈاکٹر کو بھی اس کا اعتراف ہے والفضل ما شهدت به الاعداء۔

مسیح موعودؑ کی عمر بڑھائی گئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب وحی الٰہی سے اپنی وفات کے زمانہ کے بہت قریب ہونے کا اعلان بذریعہ الوصیت شایع کیا تو شیطان نے یہ خبر ملاء اعلٰی سے سنکر اپنے رفیق عبد الحکیم کو بھی پہنچادی چنانچہ ڈاکٹر مسیح موعودؑ کو اپنے رسالہ ذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۸ پر لکھتا ہے کہ براہین احمدیہ آجتک مکمل نہیں ہوئی اور پیام اجل بھی آن پہنچا۔ ڈاکٹر کی یہ تحریر اپریل ۱۹۰۶ء کی ہے۔ جبکہ اس نے ابھی مسیح موعودؑ کی وفات کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں کی تھی

اور دسمبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیحؑ نے الوصیت شائع کردی تھی جس سے صاف ظاہر ہے کہ بعد ازاں تین سال کی خبر محض استراق سمع ہے یا سرقہ الوصیت تھی۔ بہر حال اس پیام اجل کے پہنچنے کے بعد عبدالحکیم نے ارتداد کیا اور جولائی ۱۹۰۶ء میں تین سال کے اندر وفات مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کردی اس کے مقابل حضرت مسیح موعودؑ نے بھی ایک اعلان کیا کہ یہ کبھی نہ ہوگا کہ میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت سے مروں کہ عبدالحکیم خاں کی پیشگوئی کی میعاد میں مروں۔ چنانچہ ایک سال گذر گیا اور حضرت مسیح موعودؑ بڑی تن دہی سے اپنے فرض منصبی کو ادا کرتے رہے۔ اب یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو مرتد نے اپنا تین سالہ الہام منسوخ کر کے ۱۴ ماہ کے اندر وفات مسیح موعودؑ کی خبر دی تب اسکے مقابل پھر حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار کے ذریعہ مندرجہ ذیل پیشگوئی شائع کی

"اپنے دشمن سے کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کر دونگا۔ اور تیری عمر کو میں بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں۔ اور ہر ایک کام میرے اختیار میں ہے۔"

(تبصرہ)

مذکورہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ عمر کے بڑھائے جانے کا وعدہ عبدالحکیم کی ۱۴ ماہ کے اندر موت کی پیشگوئی اور دوسرے دشمنوں کی ایسی ہی پیشگوئیوں کے مقابل پر ہے ورنہ پیام اجل تو پہلے ہی آچکا تھا جو اس بات کی دلیل ہے کہ مسیح موعودؑ کی وہ عمر جو مقرر تھی۔ وہ تو پوری ہو چکی تھی۔ لیکن اب دشمنوں کا منہ کالا کرنے کے لئے عمر کے بڑھانے کا وعدہ دیا گیا۔ چنانچہ جب تک عبدالحکیم اس ۱۴ ماہ والی پیشگوئی پر قائم رہا۔ حضرت مسیح زندہ رہے۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ تھا مگر

جب عبدالحکیم نے اس پیشگوئی کو بھی منسوخ قرار دیا۔ اور ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کو موت کی تاریخ معین کردی۔ اور بقول ڈاکٹر ۴۔ اگست تک موت کی تاریخ قرار دیدی۔ اور پھر اُسے بھی منسوخ قرار دیدیا۔ تو حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے ۸۰ برس کے قریب عمر دیکر وفات دیدی۔ تاکہ وہ وعدہ جو ۸۰ سال کے قریب عمر کا تھا۔ وہ بھی پورا ہو۔ اور تا الہامات مندرجہ الوصیت کا مفہوم کہ اجل مقدرہ قریب آگئی۔ صحیح رہے۔ اور ساتھ ہی آپ کو دشمن کی پیشگوئی کی زد سے بچا نا رہا۔ اور وفات اسوقت دی۔ جبکہ اسکی تمام پیشگوئیاں منسوخ ہوچکیں۔ تاکہ یہ امر آپ کی عمر کے بڑھ جانے کی بھی دلیل ہو۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اسی تین سال کے عرصہ میں حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی اور چشمہ معرفت جیسی زبردست اور بہت ضخیم کتابیں تصنیف فرمائیں :۔

ہمارے بیان مذکورہ بالا پر خود عبدالحکیم کا رسالہ اعلان الحق بھی شاہد ہے۔ جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں۔ لیکن یہاں ہم عمر کے بڑھنے کے متعلق ڈاکٹر کی اپنی خاص شہادت درج ذیل کردیتے ہیں :۔

" الوصیت میں یہ الفاظ تھے۔ جاء اجلك المقدر۔ تیری اجل مقدر آپہنچی سو یہ غلط ثابت ہوچکی۔ کیونکہ مرزا اس سے تین سال بعد فوت ہوا۔ اور قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ جب کسی کی اجل آن پہنچے۔ تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہوسکتی "

(اعلان الحق صہ ۳۱)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر کو یہ اعتراض ہے کہ جاء اجلك المقدر کی خبر اسلئے غلط ہے کہ مرزا صاحب اسکے تین سال بعد فوت ہوئے۔ سو میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض ہی اثبات کا ثبوت ہے کہ وعدہ الٰہی " میں تیری عمر کو بڑھاؤں گا اور تیرے دشمن کو پامال کروں گا " پورا ہو گیا۔ اور مسیح موعود کی صداقت اور مرتد کی بطالت ثابت ہوگئی۔ جو مقصود بالذات تھی۔

ڈاکٹر کا یہ اعتراض کہ جب اجل آن پہنچے۔ تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہوسکتی۔ ڈاکٹر کے حواس باختہ ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ خود ہی تو بار بار لکھتا ہے کہ :۔

"اللہ تعالیٰ نے اسکی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو ۱۱- جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے اور مجھے الہاماً فرمایا مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا × × × چودہ مہینے والی پیشگوئی کی میعاد ۳۱- اگست ۱۹۰۸ء تک تھی مگر × × × ۴- اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۱ ساون ۱۹۶۵ کی میعاد بھی منسوخ کی گئی ۲۱ ساون والا الہام × × رجسٹری کرا کر مرزا کے نام بھیجدیا اور یہ بھی لکھدیا کہ اگر وہ توبہ کے ساتھ گریہ وزاری کرے تو اسکو سہ سالہ پیشگوئی کے مطابق ۱۱- جولائی ۱۹۰۹ء تک مہلت ملسکتی ہے" اعلان الحق صفحہ ۸-۹

نادان نے اتنی دفعہ میعاد کے منسوخ ہو سکنے اور مہلت مل سکنے کا ذکر کیا ہے کہ اسکے بعد اس کا یہ لکھنا کہ اجل ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔ ایک سوچنے والے کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔

ڈاکٹر کو اگر اپنے ہی مذکورہ بالا الفاظ سے اپنا اعتراض رد ہوتا ہوا معلوم نہ ہو تو پھر وہ قرآن کریم کے صریح الفاظ وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب۔ سورہ فاطر ۲ع اور حدیث صحیح لا یزید فی العمر الا صلۃ الرحم یعنی عمر میں زیادتی نہیں کرتی کوئی شے مگر صلہ رحمی پر غور کرے پھر یہ بھی غور کرے کہ جیسے الہام الٰہی میں جاء اجلک المقدر ویسے ہی قرب اجلک المقدر بھی تھا۔ اور دوسرا الہام پہلے الہام کی شرح ہے پس اس صورت میں کل الہامات مذکورہ کے معنے صرف اسقدر ہوئے کہ اجل مقدرہ قریب آگئی اور اسکے وعدے کے تین سال بعد مسیح موعود کا وفات پانا عین منشاء وحی الٰہی کے مطابق ہے اور یوں بھی ڈاکٹر کا اعتراض باطل ہو گیا۔

اگر اس صورت میں یہ اعتراض ہو کہ عمر کے بڑھنے کا وعدہ کیسے پورا ہوا تو میں کہتا ہوں کہ حکمت الٰہی نے ایک طرف قرب اجلک المقدر کو پورا کر دیا دوسری طرف عمر کو بھی بڑھا دیا۔ اس حکمت الٰہی کو سمجھنے کے لیے پہلے اس امر پر غور کرو کہ مسیح موعود کی عمر کے متعلق اصل وعدہ کیا ہے۔ سو وہ ۷۴ سال سے لیکر ۸۶ سال تک ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ

"جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں"
(نصرۃ الحق ص۹۷)

اب اگر حضرت مسیح موعود چوہتر سال عمر پا کر وفات پا جاتے تو بھی وعدہ الٰہی جو عمر کے متعلق تھا پورا سمجھا جاتا۔ لیکن حکمت الٰہی نے حضرت مسیح موعود کو ۸۰ سال عمر عنایت فرمائی جس کا اعتراف حضرت مسیح موعود کے مخالفوں نے بھی کیا

مولوی ثناء اللہ نے تو اپنے مرقع نمبر ۹ صفحہ ۱۲ پر حساب لگا کر حضرت مسیح موعودؑ کی عمر ۷۵ برس شمسی لکھی ہے اور ۷۵ برس شمسی ۷۷-۷۸ برس قمری کے برابر ہوتے ہیں۔ اور یہ عمر مطابق ہے ثمانین حولا او قریبا من ذالک الہام الٰہی کے۔ پھر مولوی محمد حسین بٹالوی نے (جسے حضرت مسیح موعودؑ کے حالات سے زیادہ واقف ہونے کا دعویٰ ہے) لکھا ہے کہ :-

"(اگر) آنحضرت صلعم کے حضرت مسیحؑ سے پہلے فوت ہو جانے سے آپکی توہین لازم آتی ہے تو چاہیئے تھا کہ ×× آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر سے زیادہ عمر نہ پاتا اور کادیانی کو چاہیئے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عمر زیادہ نہ ہونے دے کچھ کھا کر مر جاوے کیونکہ ۶۳ برس کا تو وہ ہو چکا ہے"
(اشاعت السنۃ بابت ۱۸۹۳ء جلد ۱۵ نمبر ۲ صفحہ ۵۵)

اب جبکہ شروع ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود کی عمر ۶۳ برس ہو چکی تھی تو ۱۹۰۸ء میں ۷۹ برس ہوئی۔ اور اگر ۷۹ برس شمسی کو قمری سالوں میں تبدیل کریں تو ۸۱-۸۲ برس حیات طیبہ ہوئی اور درحقیقت یہی ٹھیک بھی ہے اس کی صحت پر ایک اور زبردست شہادت بھی موجود ہے۔ جو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ہی تلمیذ عزیز ملک محمد دین صاحب افسر انہار ریاست بہاولپور کی شہادت ہے جو مدت سے شائع ہو چکی ہوئی ہے جسے ہم یہاں فائدہ عام کے لئے نقل کر دیتے ہیں :-

"۱۸۹۱ء کے حصہ اولیں میں جب حضرت مرزا صاحب دہلی تشریف لے گئے اور اپنے دعویٰ کے متعلق انہوں نے مباہلہ عام علماء دہلی سے کرنا چاہا تو ۔۔۔ میں بھی مجلس مباہلہ کی کارروائی دیکھنے کے لئے علی گڈھ کالج سے رخصت لیکر آیا مباہلہ تو نہ ہوا کیونکہ علماء نے جہانتک مجھے یاد ہے وہ شرط پوری نہ کی جس پر حضرت مرزا صاحب اصرار فرماتے تھے یعنی یہ کہ

قبل از انتقال آپکا دعوی سُن لیا ہووے۔
مگر مَیں اس مکان پر جہاں آپ فروکش تھے قریب شام کے گیا اور آپ سے ملاقی ہوا مَیں نے آپ سے بہت سے سوالات کئے اور جواب پائے مَیں تنہائی میں آپ سے ملا تھا۔ میں نے آپ سے اسوقت یہ بھی دریافت کیا کہ آپکی عمر اب کیا ہے تو مجھے بخوبی یاد ہے کہ آپ نے ۶۴ یا ۶۵ سال بتائی تھی۔
اس حساب سے ٹھیک ۱۷ سال بعد جناب مرزا صاحب فوت ہوئے تو آپکی عمر ۸۱ یا ۸۲ سال قرار پائی پس فقرہ او نزد علیہ ٹھیک ثابت ہوا۔
جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ستمبر ۱۹۰۸ء میں بہاولپور تشریف لائے تو مَیں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپکی عمر کیا ہے تو آپنے فرمایا کہ مَیں ۷۰ سال کا ہوں اور ابھی بفضلہٖ تعالیٰ مضبوط ہوں پھر..... پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کسقدر بڑے تھے تو آپنے جواب دیا کہ "مَیں بالکل لڑکا تھا جب وہ طب پڑھا کرتے تھے اور جوان عمر تھے مجھ سے آٹھ یا نو سال بڑے ہونگے" اس تخمینہ میں جہاں ۸-۹ سال بتائے گئے ہیں وہاں ۹-۱۰ بھی ہو سکتے ہیں لیکن کچھ ہو مولانا صاحب کے بیان کے موافق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی ثمانین حولاً او قریباً من ذالک کی پوری صداقت ہوتی ہے" (اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۵ مورخہ ۱۰- دسمبر ۱۹۰۸ء)
شہادت مذکورہ بالا جسے ایک معزز غیر احمدی افسر نے از راہ حق پسندی خود بخود اخبار میں شائع کرایا تھا در اصل تین زبردست شہادتوں کا مجموعہ ہے۔ اول یہ خود حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی شہادت ہے۔ اور اس کی تائید آپکی تحریروں سے بھی ہوتی ہے آپنے بارہا فرمایا ہے کہ مَیں چالیس کا تھا جبکہ مَینے مکالمہ الٰہیہ کا شرف پایا (تریاق القلوب صفحہ ۶۸) پھر اربعین نمبر ۳ و ۴ میں آپنے بالتصریح یہ بتایا ہے کہ

مجھے وحی الٰہی پاتے ہوئے ۲۵ برس ہو چلے ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء میں آپکی عمر ۷۵ کے قریب تھی لہذا وفات کے وقت مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں آپکی عمر ۸۲-۸۳ سال ہوئی۔ پھر اگر یہ دیکھا جاوے کہ آپکو سلسلہ الہامات کب سے شروع ہوا تو آپکے بعض الہامات سنہ ۱۸۶۸ء کے بھی ملتے ہیں اس لحاظ سے آپکی عمر ۴۰ برس قبل از وحی اور پھر سنہ ۱۸۶۸ء سے سنہ ۱۹۰۸ء تک ۴۱ برس کل عمر ۸۱ برس شمسی ہوئی جو قمری ۸۳ برس کے برابر ہوئی۔ بہر حال یہ مسیح موعودؑ کی اپنی تحریری شہادتیں ملک صاحب کی مذکورہ بالا شہادت کو پوری تقویت دیتی ہیں +

دوم مذکورہ بالا شہادت مولوی محمد حسین بٹالوی کی ہے جسے حضرت مسیح موعودؑ کے حالات سے واقفیت کا بہت بڑا دعویٰ ہے اور وہ سلسلہ کے سخت ترین دشمن بھی ہیں اسلئے انکی شہادت بھی وزنی ہے خصوصاً اسلئے کہ وہ مسیح موعودؑ کے بیان سے تطابق کلی رکھتی ہے اور الہام الٰہی سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے +

سوم یہ شہادت ایک غیر احمدی معزز افسر محکمہ نہر کی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم انکی شہادت پر کسی قسم کی جرح کریں اور خواہ مخواہ انکی شہادت کو غلط قرار دیں۔ بلکہ یہ شہادت تو دراصل خود مسیح موعودؑ ہی کی شہادت ہے۔ اور بلا شبہ الہام الٰہی اس کا مصدق ہے +

الغرض یہ سب شہادتیں بحیثیت مجموعی اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی عمر ۸۰ برس کے قریب یا کچھ زیادہ ہوئی۔ اور اس طرح وعدہ الٰہی قرب اجلک المقدر بھی درست رہا اور دوسرا وعدہ کہ میں تیری عمر کو بڑھا دونگا وہ بھی پورا ہوا۔ غرض عمر کا بڑھانا خواہ اجل مقدر پر لو اور خواہ بمقابلہ عبد الحکیم خاں کی جھوٹی پیشگوئی کے تو بہر حال سچا نکلا جو مسیح موعودؑ کے خدا کا رسول ہونیکی ایک قطعی دلیل ہے۔ ومن شاء فلیومن ومن یشاء فلیکفر +

عبد الحکیم کی ہلاکت کا سوال

اب اگر یہ سوال کیا جاوے کہ اگرچہ مرزا صاحب تو عبد الحکیم کی پیشگوئی کی رُو سے بچ گئے اور انکی وفات حسب وعدہ الٰہی عمر کے بڑھائے جانے کے بعد ہی واقع ہوئی۔ لیکن کیا باعث ہے کہ عبد الحکیم مرزا صاحب کی زندگی میں ہلاک نہ ہوا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی کوئی الہامی پیشگوئی ایسی نہیں تھی کہ عبد الحکیم میرے سامنے ہلاک ہوگا۔ اور نہ ہی عبد الحکیم کے ساتھ کوئی مباہلہ ہی تھا۔ بلکہ اصل الہام الٰہی مندرج ذیل ہے:-

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تُو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق اے میرے رب تو صادق اور کاذب کے درمیان فرق کرکے دکھلا تو ہر مصلح اور صادق کو دیکھتا ہے۔"

اس پیشگوئی کا جو منشاء تھا وہ خود ہی حضرت مسیح موعودؑ نے ان الہامات کے نیچے بطور حاشیہ لکھدیا تھا جسے میں یہاں نقل کردیتا ہوں:-

"خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبد الحکیم خاں کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا گویا میں کاذب ہوں۔ اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے۔ اور میں شریر اور خدا تعالیٰ اسکی رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر

لہ عبد الحکیم نے اسکے معنے خود یہ کئے ہیں کہ:-
"یہ کبھی نہ ہوگا کہ میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت سے مروں کہ عبد الحکیم خاں کی پیشگوئی کی میعاد میں ہلاک ہو جاؤں۔" (اعلان الحق صفحہ ۵)

+ اور یہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب ڈاکٹر کی پیشگوئی کی رو سے بچ رہے۔ اور خدا کا وعدہ پورا ہوا +

ایسا ہو۔ تو دنیا تباہ ہو جاوے۔ اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔
اس فقرے (فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار ہے) سے آسمانی عذاب مراد ہے۔ جو بغیر ذرائع انسانی
ہاتھوں کے ظاہر ہو گا۔ (پھر رب فرق بین صادق و کاذب کی تشریح میں لکھا ہے کہ) اے
میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح
کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبد الحکیم خاں کے اس قول کا رد ہے۔ جو وہ کہتا ہے
کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھیراتا
ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے
دکھلاؤں گا"۔ منہ

ان پاک کلمات مسیحائی سے صاف ظاہر ہے کہ خدا نے مسیح موعودؑ سے صرف یہ وعدہ
فرمایا تھا کہ وہ عبد الحکیم کا کذب اور مسیح موعودؑ کی صداقت کو ظاہر کر دیگا۔ سو مسیح موعودؑ کی
صداقت کا ثبوت ہم دے چکے ہیں۔ جو عبد الحکیم کے کاذب ہونے پر دلیل محکم ہے۔ علاوہ
ازیں وعدہ الٰہی "خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں" کے مطابق
اُس دن سے آج تک مسیح موعودؑ کی قبولیت کا سلسلہ اکناف عالم میں روز افزوں ترقی
پر ہے۔ اور برعکس اسکے غیر احمدی مسلمانوں میں ڈاکٹر کی کوئی قبولیت نہیں ہے۔ کوئی اسے
نہ مجدد مانتا ہے نہ مامور۔ حالانکہ ڈاکٹر نے اعلان الحق صـ۲۳ میں اپنے آپ کو ملہم و مامور لکھا
ہے۔ اور پھر صـ۲۴ پر مصلح اور مجدد الوقت بھی لکھا ہے۔ ہاں غیر احمدیوں میں اسکی یہ عزت ضرور
ہے۔ کہ وہ اسے محمد رسول اللہ سے برگشتہ یقین کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا
تھا۔ اور اگر وہ اسکا ثبوت چاہے تو میں شملہ سے کم سے کم ایک سو شہادت دلا سکتا ہوں۔
برخلاف اسکے احمدیوں میں سے کوئی فرد واحد ایسا نہیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کو جھوٹا
جانتا ہو۔ بلکہ خلافت محمود کا تو یہ اثر ہوا کہ تمام دنیا میں نبوت احمدیہ کی دھوم مچ گئی
اور لاکھوں احمدی صدق دل سے مسیح موعود پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اور عبد الحکیم
اس نظارہ کو آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور یہ اسکی ذلت کی ایسی موت ہے۔ جو ایک غیور
انسان کے لئے تو اسکی موت جسمانی سے بدتر ہے۔ کیا عبد الحکیم اس سے انکار کر سکتا ہے

کہ حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت چاروں طرف پھیل گئی اور پھیلی جارہی ہے۔ ہزاروں غیر احمدی آجتک سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور جس دن سے سلسلہ کی باگ حضرت مصلح الموعود محمود احمدؓ کے ہاتھ آئی ہے خدا کے فضل اور رحم سے سلسلہ کی ترقی بہت ہی سرعت سے ہو رہی ہے۔ اور یہ وہ فرق ہے جو خدا نے صادق اور کاذب میں کر کے دکھلایا ہے۔ کیا خدا کا وعدہ نہیں کہ انہ لا یفلح الظٰلمون یعنی ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ ضرور یہ خدا کا قانون ہے پس اسکے مطابق مسیح موعودؑ کی کامیابی اور بالمقابل عبدالحکیم کی نامرادی کھلی کھلی دلیل ہے مسیح موعودؑ کی صداقت کی جس کا انکار کوئی نہیں کر سکتا مگر وہی جسکو خدا کے کلام پر اعتبار نہ رہا ہو اور وہ یہ یقین رکھتا ہو کہ صادقوں کی طرح کاذبوں کو بھی خدا قبولیت بخشتا ہے اور اس طرح وہ درحقیقت اسلام سے بیزار ہو چکا ہو۔ جیسا کہ خود عبدالحکیم کا حال ہے۔

عبدالحکیم یہ گمان نہ کرے کہ وہ اس آسمانی عذاب سے بچ رہیگا جس کا وعدہ مسیح موعودؑ کی پیشگوئی میں اوپر گذرا وہ یقیناً یاد رکھے کہ ؏

وحی حق کی بات ہے ہو کر رہیگی بے خطا

بعض لوگ جلد بازی سے اعتراض کر دیتے ہیں مگر غور نہیں کرتے کہ جس طرح مسیلمہ کذاب باوجود رسول اللہ کی الہامی پھونک لگنے کے بھی آنحضرتؐ کے بعد زندہ رہا تھا مگر چونکہ آخرکار نامرادی مرا جس سے رسول اللہؐ کی الہامی دعا کی استجابت ظاہر ہوگئی اسی طرح اگر یہ مسیلمہ ثانی زندہ رہا اور ابتک نامراد ہے اور نامرادی آسمانی عذاب موعود سے ہلاک ہو جائیگا تو مسیح موعود پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ایسے جلد بازوں کے لئے ہم امرتسری مولوی ثناءاللہ کی شہادت پیش کرتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ:۔

"پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر مسیلمہ پر یہ ہوا تھا کہ آپکے بعد مرا مگر آخرکار چونکہ بے نیل مرام مرا اسلئے دعا کی صحت میں شک نہیں"
(مرقع بابت اگست ۱۹۰۷ء ص ۸) (امنا و صدقنا بہ

علاوہ اس جواب کے ایک اور بھی جواب ہے وہ یہ کہ حضرت موسیٰ اور ہارونؑ نے فرعونیوں کے حق میں بددعا کی تھی:-

ربنا اطمس علیٰ اموالھم واشدد علیٰ قلوبھم فلا یؤمنوا حتیّٰ یروا العذاب الالیم۔

اسکے جواب میں خدا نے فرمایا کہ:-

قد اجیبت دعوتکما فاستقیما ولا تتبعان سبیل الذین لا یعلمون۔

یعنی تمہاری دعا میں نے قبول کرلی کہ میں فرعونیوں کے اموال برباد کردونگا اور انکے دل سخت کردونگا۔ اور انہیں سخت عذاب دونگا۔ پس تم استقامت اختیار کئے رہو اور ان لوگوں کی ہرگز پیروی نہ کرنا جو بے علم ہیں:

مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ وعدہ الٰہی چالیس برس بعد پورا ہوا۔ اور بے علم لوگوں کی تشریح یہ کی ہے کہ ان سے وہ جاہل مراد ہیں جو کسی دعا کی قبولیت کا یہ منشاء سمجھتے تھے کہ مقصد فوراً حاصل ہوجانا چاہیئے چنانچہ تفسیر کبیر میں امام ابن جریح سے منقول ہے کہ:-

ان فرعون لبث بعد ھذا الدعاء اربعین سنۃ والمعنی لا تتبعان سبیل الذین یظنون انہٗ متیٰ کان الدعاء مجاباً کان المقصود حاصلاً فی الحال فربما اجاب اللہ تعالیٰ دعاء انسان فی مطلوبہ الا انہٗ یوصلہٗ الیہ فی وقتہ المقدر والاستعجال لا یصدر الا من الجھال۔

اس واقعہ سے غیر احمدیوں کو سبق سیکھنا چاہیئے اور وعدہ الٰہی جو ہلاکت عبدالحکیم کے متعلق ہے اسکے پورا ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ورنہ وہ خدا کے کلام کے منشاء کے مطابق جلد باز اور جاہل کے لقب سے پکارے جائینگے:

ڈاکٹر کے شیطانی الہاموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر تمام احمدی جماعت

اس سے مباہلہ کرے تو سب ہلاک ہو جاویں (اعلان الحق صفحہ ۷) مگر خدا کی قدرت ہے کہ اسی رسالہ اعلان الحق میں مباہلہ کرنے سے گریز بھی کر رہا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کا ذکر کر کے اپنی پیشگوئی کے متعلق احمدیوں کے انکار و تکذیب پر گالیاں دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ :-

"بعض نے مباہلہ کے اشتہارات دینے شروع کر دیئے پس محمد امین یا کسی اور مرزائی کا اب میرے مقابل پر مباہلہ کے اشتہارات دینا سخت بیحیائی ہے کیونکہ انکا مرشد اور اسکے دو[1] مبشر لڑکے میرے مباہلہ سے ہلاک ہو چکے ×××× اور پھر کل دجالی کارخانہ کی تباہی کی نسبت میری پیشگوئیاں شائع ہو چکی ہیں" (اعلان الحق صفحہ ۳۴-۳۵)

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ بعض احمدیوں نے ڈاکٹر کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر ڈاکٹر نے مباہلہ سے انکار کر دیا۔ جو وجوہات انکار ڈاکٹر نے بیان کی ہیں۔ وہ بجز جھوٹ کے اور کچھ نہیں۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ اس کا کوئی مباہلہ نہ تھا۔ اور نہ آپ ڈاکٹر کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہی ہوئے۔ اور صاحبزادہ مبارک احمد کی موت کو اپنے مباہلہ کا اثر بتانا افترا علی الافترا ہے۔ اور سلسلہ کی تباہی کی پیشگوئی اگر کی بھی ہو تو بھی یہ کوئی وجہ مباہلہ نہ کرنے کی نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ یہ پیشگوئی تو ایسی خلاف واقعہ ہے کہ اس کا انکار خود ڈاکٹر بھی نہیں کر سکتا۔ کما مرّ ؁

ڈاکٹر کو مباہلہ کا چیلنج

ڈاکٹر کی صریح گریز از مباہلہ تباہی ہے۔ کہ خود اسے بھی اپنے شیطانی الہام پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔ اور یہی دلیل اسکے کاذب ہونے کے لئے کافی ہے۔ مگر دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید۔ کے مطابق میں ڈاکٹر کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ حیلوں بہانوں سے جان چھڑانے کے عوض سیدھے طور پر مردوں کی طرح میدان میں نکل آئے۔ اور اب مباہلہ کر لے تا حق و باطل میں اور فرق بیّن ہو جاوے۔ اور وہ یاد رکھے کہ خدا تعالےٰ اس کو ضرور ہی ہلاک کریگا۔ اور اگر اسنے اپنے بزدل بھائی امرتسری کی طرح مباہلہ سے گریز اختیار کی۔ تو پھر ہماری طرف سے

[1] یہ دو لڑکے کونسے مراد ہیں ہمیں تو معلوم نہیں۔ شاید کوئی سمجھا ہو ؁

اتمام حجت ہوگیا۔ اور اگر وہ ہمیں خالی اپنی وجالی دھمکیوں سے ڈرانا چاہتا ہے۔ تو وہ یاد رکھے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے اُس بروز محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں جو کہتا ہے۔

بکارِ دیں نہ ترسم از جہانے ؛ کہ دارم رنگ ایمانِ محمدؐ

اسلئے ہم بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس میدان میں ڈرنیوالے نہیں ہیں۔ ہاں ہمارے مخالفوں نے اپنے طرز عمل سے ثابت کردیا ہے کہ انکو خدا کی ذات کوئی بھروسہ ہی نہیں اور وہ میدان مباہلہ میں آنے سے شیر سے بھاگے ہوئے شکار کی طرح بھاگتے ہیں اور در اصل اس جانبازی کے میدان میں نکلنا کسی جھوٹے کا کام نہیں ؛

اگر ڈاکٹر مباہلہ کے میدان میں آنیکو طیار ہے تو بہت بہتر ہو کسی ایک مقام میں جو فریقین کے لیئے مکانا سوی کے حکم میں ہو مباہلہ کرے۔ گو ڈاکٹر پر اتمام حجت کے لئے کسی لیکچر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ خوب واقف ہے لیکن پبلک پر اتمام حجت کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ ڈاکٹر حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف اپنے دلائل بیان کرے اور ہم حضرت اقدسؑ کی صداقت پر دلائل بیان کریں پھر بعد اسکے علےٰ رؤس الاشہاد وہ حضرت مسیح موعود کی حقیقۃ الوحی یا البشریٰ جسمیں وہ کلام الٰہی درج ہے جو خدا کی طرف سے مسیح موعودؑ پر نازل ہوئی۔ ہاتھ میں لیکر خدا تعالیٰ کی تین دفعہ قسم کھاکر کہے کہ وہ وحی الٰہی جو اسمیں درج ہے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کا کلام نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کا افترا ہے اور پھر یہ کہے کہ اگر مَیں اس قسم میں جھوٹا ہوں تو مجھے خدا کی لعنت دنیا میں بھی ہو اور آخرت میں بھی اور اسی طرح مَیں اسکے مقابل مسیح موعودؑ کے صادق اور اس کلام کے کلام الٰہی ہونے پر قسم کھاؤنگا اور اس قسم میں کاذب ہونے کی صورت میں اپنے پر لعنت کرونگا۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس طرح خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو کھولنے کے لئے میرے جیسے گنہگار انسان کی بھی مدد کریگا اور ڈاکٹر کو ضرور ضرور لعنت کا مزہ چکھادیگا۔ کیونکہ وہ غیور ذات اپنے صادقوں اور اپنی درگاہ کے پسندیدوں کے لئے بڑی غیرت رکھتی ہے۔ جو انکے مقابل آتے ہیں ہلاک کیئے جاتے ہیں اور جو انکے ساتھ ہوجاتے ہیں وہ مدد دیئے جاتے ہیں اور

انکی کمزوریوں پر مغفرت کا پردہ ڈالا جاتا ہے۔ اور نصرت الٰہی انکے شامل حال ہوتی ہے۔ پس اگر عبدالحکیم خاں کے زعم میں ہم واقعی کسی کاذب کے ساتھ ہیں نہ کہ مسیح موعودؑ کے ساتھ تو پھر اسے ہرگز ہرگز ڈرنا نہ چاہیئے۔ لیکن اگر اب بھی اسنے وہی پرانی چال چلی کہ میری پیشگوئی سلسلہ کی تباہی کی موجود ہے اسلیئے مباہلہ کی ضرورت نہیں تو سمجھا جائیگا کہ وہ دراصل کاذب ہے اور اسے خدا پر ایمان ہی نہیں اور محض جان چھڑانے کے لئے ثناءاللہ امرتسری کی طرح حیلے بہانے بناتا ہے ورنہ حجت رحمانی اسپر قائم ہو چکی ۔

اگر امرتسری مولوی کی طرح ڈاکٹر نے اس چیلنج مباہلہ کو نامنظور کیا یا اپنی خاموشی سے بات کو ٹالدیا تو اس صورت میں ہماری اس تحریر کا فریقین پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ بجز اسکے کہ ڈاکٹر پر ہمیشہ کے لئے یہ چیلنج بھی ایک حجت ملزمہ ہوگی ۔

یہ بھی یاد رہے کہ اس مباہلہ کا اثر صرف ان وجودوں تک محدود سمجھا جائیگا جو دراصل اس مباہلہ میں حصہ لیں۔ لا غیر

ڈاکٹر کے کذب پر آخری دلیل

مباہلہ کے ضمن میں ڈاکٹر نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی ہلاکت کی پیشگوئی کا بھی ذکر کیا ہے اور اس کو بھی احمدیوں سے مباہلہ نہ کرنے کی وجہ ٹھیرایا ہے۔ ہمارے خیال میں اگرچہ یہ کوئی وجہ نہ تھی کہ ڈاکٹر اسکی بناء پر مباہلہ سے فرار کرتا لیکن خدا نے اسے اسی کے میعاد کے مطابق اس مقابلہ میں ایسا ذلیل کیا کہ من ھلک عن بینۃ کا نظارہ دنیا نے دیکھ لیا۔ اور جس طرح صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں تلوار سے مقابلہ کرنیوالا مسیلمہ کذاب تلوار ہی سے ہلاک کیا گیا تھا اسی طرح مثیل صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں مثیل مسیلمہ کذاب بھی اسی ہتھیار سے ہلاک کر دیا گیا جسے وہ سلسلہ احمدیہ پر چلا رہا تھا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ڈاکٹر نے اپنی پہلی ذلت اور نامرادی کو چھپانے کے لئے حضرت صدیق اکبرؓ کے مثیل نورالدین اعظم خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات کی پیشگوئی مندرجہ ذیل الفاظ میں بڑی تحدی سے کی :-

مولوی نورالدین صاحب ۱۱۔ جنوری ۱۹۱۱ء تک فوت ہو جائینگے۔

خاکسار عبدالحکیم
۱۱۔ نومبر ۱۹۱۰ء

بدر جلد ۱۰ نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۱۱ء ۱۲۔ جنوری

ڈاکٹر کا اصل خط جسمیں یہ الہام درج ہے قادیان میں غالباً محفوظ ہے اور اس کا فوٹو بھی اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ اس پیشگوئی کے غلط ثابت کرنیکے لئے صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات میعاد مقررہ سے ٹھیک تین سال دو ماہ بعد بجائے ۱۱۔جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کے ۱۴۔مارچ سنہ ۱۹۱۴ء میں واقع ہوئی۔ اس سے ڈاکٹر کا آخری حملہ صریح طور پر شیطانی ثابت ہو کر ڈاکٹر کے تمام پہلے ڈھکوسلوں کو بھی شیطانی القاء ثابت کر گیا۔

یہ عجیب بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق جب ڈاکٹر نے تین سال تک موت کی پیشگوئی کی تو مسیح موعودؑ کو باوجود پیغام قرب اجلک المقدر پہنچ چکنے کے بھی خدا تعالیٰ نے اسوقت تک زندہ رکھا جبتک کہ خود ہی مسیلمہ ثانی نے میعاد مقررہ کو منسوخ قرار نہ دیا اور اسطرح حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کو بڑھا کر ڈاکٹر کے تمام الہامات کو باطل کر دیا۔ لیکن جب ڈاکٹر نے وفات مسیح موعود کے بعد شرارت شروع کی اور کہا کہ میری اصل پیشگوئی میں لفظ ۲۱۔ساون سنہ ۱۹۶۵ کو نہیں بلکہ تک ہے تو خدا کی غیرت نے اسے دوسری راہ سے پکڑا کہ اسکی طرف وحی لانیوالے شیاطین نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی موت کی پیشگوئی میں صراحت سے ۱۱۔جنوری سنہ ۱۹۱۱ء تک کی خبر دی اب یہ آخری حربہ تھا جو ڈاکٹر نے چلایا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے کھلے طور پر اسے باطل کیا اور میعاد مقررہ سے زیادہ عرصہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کو زندگی عنایت کی۔

یہ امر یہاں بیان کے قابل ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ ایک معمر انسان تھے اور آپ آخری ایام میں حضرت مسیح موعودؑ کی صاف صاف پیشگوئی کے مطابق گھوڑے سے گرے اور سخت چوٹ آئی اور بظاہر آپ کا بچ جانا محال معلوم ہوتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت و حکمت نے مسیلمہ ثانی کے کذب کو ثابت کرنے کے لئے ظاہری حالات کے خلاف حضرت صدیق ثانیؓ کو ایک لمبی عمر عطا فرمائی تاکہ ڈاکٹر کے ہلاک شدہ مسیلمہ ثانی ہونے پر ایک بیّن دلیل ہو۔ اور ڈاکٹر کے ملزم کرنے کو یہ واقعہ بھی پیش آگیا کہ جب میعاد مقررہ ٹھیک رات کے بارہ بجے ۱۱۔جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو ختم ہوئی اور اسی وقت ڈاکٹر کے کذب کو کھولنے

کے لیئے بدر اخبار میں اس کا خط شائع کیا گیا تو چاہیئے تھا کہ ڈاکٹر خاموش رہتا اور اپنی پردہ دری سے بچنے کے لیئے اور بکواس نہ کرتا۔ کیونکہ آخر وہ ایک چالاک شخص ہے۔ لیکن اپنی ذلّت کو پورا کرنے کے لیئے ڈاکٹر نے یہ کہدیا کہ قادیان والوں نے مولوی صاحب کی نعش کو چھپا رکھا ہے دراصل مولوی صاحب میری پیشگوئی کے مطابق فوت ہو چکے ہیں۔ جب یہ خبر قادیان میں پہنچی تو حضرت خلیفہ اوّل رضؓ نے فرمایا کہ اسکو کہدو کہ وہ یہاں آکر نورالدین کو زندہ دیکھ لے۔ جسمیں ڈاکٹر کو پھر کوئی تاویل نہ سوجھی کیونکہ پہلے تو یہ موقعہ تھا کہ ڈاکٹر یہ کہتا کہ مولوی صاحب نے گریہ وزاری کی اور توبہ کی تو خدا نے موت میں تاخیر ڈالدی لیکن جب وہ یہ کہہ چکا کہ درحقیقت مولوی صاحب پیشگوئی کے مطابق مرچکے تھے تو اب موت میں تاخیر ڈالے جانے کی تاویل کی گنجائیش باقی نہ رہی اور اب تاقیامت ڈاکٹر مسیلمہ ثانی ہی کہلائیگا جو ابوبکر ثانی رضؓ کے زمانہ میں حجت رحمانی سے قتل کیا گیا۔ کیونکہ یہ دَور احمدؐی عہد جمالی ہے ٭ ونعم ما قیل۔

حجت رحمان برایشاں شد تمام ٭ یاوہ گوئی ماندہ در دست لئام

۲۷۔ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء

الراقم خاکسار عمرالدین احمدی

یکے از ادنٰی غلامان حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہٖ

ضروری اطلاع

٭

خریداران ریویو خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور نوٹ کیا کریں ورنہ تعمیل خطوط میں بہت دِقّت واقع ہوتی ہے ٭

مینیجر ریویو قادیان

مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق احمدی جماعت کا فرض

از جناب مولوی شیر علیصاحب بی اے

میں ایک عرصہ دراز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل میں (جو حضور نے ڈلہوزی سے مجھے بھیجا تھا) آپ کو مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف توجہ دلاتا ہوں ؎

یہ کوئی مخفی امر نہیں۔ کہ اس مدرسہ کو حضرت مسیح موعودؑ نے ایک خاص تحریک کے ماتحت جاری فرمایا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اور دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ یہ مدرسہ جو ایک معمولی پرائمری سکول کی صورت میں جاری کیا گیا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کامیاب ہائی سکول ہے۔ اس مدرسہ میں جماعت کے سینکڑوں بچوں نے تعلیم پائی اور ان میں سے بہت بڑی تعداد دنیا کی زندگی کے مختلف شعبوں میں کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور دینی حیثیت سے انگلستان اور ماریشس کے مشنری قاضی عبداللہ صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب بھی اسی سکول کے طالب علم ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ اور چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ سلسلہ کی خدمت کے لئے جو کام کر رہے ہیں۔ وہ بھی کوئی پوشیدہ بات نہیں یہ واقعات میں نے مدرسہ کی عظمت اور اس کے نتائج کی عمدگی کے لئے پیش کئے ہیں۔ یہ مدرسہ دراصل آیندہ نسلوں میں احمدیت کی سچی روح پیدا کرنے اور موجودہ نسلوں کو ان بد اثرات سے بچانے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ جو مذہبی تعلیم کے بغیر نوجوانوں میں پیدا ہو جاتے ہیں ؎

قادیان کے ہائی سکول کی جو خصوصیتیں ہیں وہ دوسرے اسلامی سکولوں سے بھی امتیاز رکھتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح یا آپ کے ارشاد کے ماتحت دوسرے بزرگوں مثلاً حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب قبلہ کے درس قرآن کریم اور

جمعہ کے خطبات اور مختلف دینی تحریکوں اور تقریروں میں شامل ہونے سے طلباء میں مذہبی روح اور پھر علمی روح پیدا ہوتی ہے اس لئے احمدی جماعت کے ہر فرد کا جو صاحب اولاد ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کو جبکہ وہ قابلِ تعلیم ہو جاوے قادیان کے تعلیم الاسلام سکول میں داخل کرے۔ اس مقصد کے لئے ایک عظیم الشان بورڈنگ کھولا گیا ہے۔ جس کی اخلاقی تربیت اور نگہداشت کو غیر قوموں نے بھی رشک کی نظر سے دیکھا ہے۔ بورڈنگ کے طلباء کی مذہبی تعلیم و تربیت کی خصوصیت سے نگرانی کی جاتی ہے۔ لیکن مدرسہ کے اجرا کی جو غرض اور اس کے جو فوائد ہیں وہ پورے اور عام نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہر ایک احمدی بھی اپنے لئے یہ لازمی قرار نہ دے لے کہ ہر حالت میں اس کے بچے قادیان میں تعلیم پائیں۔ یہ بچے جو قادیان میں رہتے ہیں۔ اپنے والدین کے لئے ہمیشہ دعا کی ایک تحریک ہوتے ہیں جن دوستوں کے بچے یہاں پہلے سے پڑھتے ہیں۔ وہ اس سے بخوبی واقف ہیں ؏

حضرت خلیفۃ المسیح اپنی جماعت میں تعلیم کو اور مفید تعلیم کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے حضور نے پرائمری سکولوں کا ایک وسیع سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ ......
.... ان سکولوں کے اجرا میں بھی زیادہ تر یہی بات ہے۔ کہ وہ بچے جب پرائمری تعلیم سے فارغ ہوں۔ تو قادیان میں آسکیں۔ اور جو پرائمری کی تعلیم کا کورس بھی قادیان میں پورا کریں۔ وہ تو بڑے ہی خوش قسمت ہیں ؏

اس لئے میں احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس غرض کو جو مدرسہ کے اجرا سے تھی۔ پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق اپنے فرض کا احساس کریں۔ اور اگر انکے بچے قابل تعلیم ہیں۔ تو بجز خاص معذوریوں کے کسی دوسری جگہ اپنے بچوں کو نہ بھیجیں۔ بلکہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرائیں۔ اگر خالص مذہبی تعلیم کو مقدم کرنا چاہیں تو اسکے لئے بھی قادیان کا مدرسہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی یادگار موجود ہے۔ ہر حالت میں

احمدی جماعت کی تعلیم کا مرکز قادیان ہے۔ اور ہونا چاہیئے ؎

ہو سکتا ہے۔ کہ قادیان کے اخراجات کا سوال والدین کو بعض اوقات سکول سے فائدہ اٹھانے سے روک دے۔ یہ سچ ہے کہ گھر میں اخراجات کا کوئی خاص حصہ بچوں کے لئے الگ نہیں کرنا پڑتا۔ یہاں باقاعدہ اس کے ماہواری اخراجات بھیجنے پڑینگے۔ مگر میرے دوستو! اولاد کو ان قیمتی فوائد سے جو خدا تعالےٰ کی رضا کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں محض چند سکوں کے خوف سے محروم کرنا قتل اولاد کے برابر ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لا تقتلوا اولادکم خشیة املاق ؎

رزق کی تنگی کے خوف سے قتل اولاد کے عام طریقوں کے علاوہ یہ قتل اولاد سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ کہ ایک باپ محض اس تنگی کے خوف سے کہ اس کے کھانے پینے اور تعلیمی ضروریات کے لئے روپیہ نہیں مل سکیگا اولاد کو علم اور پھر دینی علم اور پاک صحبت سے محروم کر دے۔ اور پھر دوسرے سکولوں میں کچھ نہ کچھ خرچ کر کے بھی اولاد کو ایسے راستہ پر ڈال دے جو قرۃ العین کا موجب نہ ہو ؎

دوستو! یہ دنیا کی فانی دولت اور ہاتھ کی میل جو دھات کی شکل میں مال سے تعبیر کیجاتی ہے۔ اگر اولاد کی آیندہ بہتری اور پاک تربیت میں خرچ ہو گی تو تمہارے لئے حسنات الدارین کا ذریعہ ہو سکتی ہے مجھے ضرورت نہیں کہ میں زوردار الفاظ میں آپ کو تحریک کروں۔ جس طرح سلسلے کی دوسری خصوصیات کو قائم رکھنا آپ اپنا فرض سمجھتے ہیں اسی طرح آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ اپنے بچوں کو مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل کریں میں یہ چٹھی حضرت خلیفة المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت آپ کو بھیجتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ارادت و اخلاص جو آپ کو اس سلسلہ سے ہے اور وہ پاک جذبات جو آپ اپنی اولاد کے لئے رکھتے ہیں۔ اور وہ جوش جو حضرت خلیفة المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کے دل میں ہے۔ اس چٹھی کے پڑھ لینے کے بعد آپ کو مجبور کریگا کہ ایک آن کے لئے بھی آپ پسند نہ کریں کہ آپ کی اولاد کسی دوسری جگہ تعلیم پائے۔ اللہ تعالےٰ آپکے دل میں اس پاک تحریک کا اپنے ملائکہ کے ذریعہ نشوونما کرے آمین ؎

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد نور اور دیگر اخبارات سلسلہ کی امداد کے بارہ میں

شیخ محمد یوسف صاحب۔ السلام علیکم۔ (یہ میری عبارت اپنے اخبار میں اور دیگر اخبارات میں چھپوا دیں) برادران السلام علیکم۔ اڈیٹر صاحب نور کی اپیل آپ لوگوں نے پڑھی ہوگی کام کرنیوالے لوگوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے ؛

مَیں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہے گی۔ ہر ایک احمدی نور اور دیگر اخبارات اور رسالہ جات کی اشاعت کی ترقی کو اپنا فرض خیال کرے گا۔ سردست مَیں بھی پانچ اخبارات کی قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ اس رقم کو اس طرح خرچ کیا جاوے۔ کہ اس سے چند ایسے غیر مسلموں کے نام جو چھ آنہ سالانہ اخبار کی قیمت دینے کے لئے تیار ہوں اخبار نور سال بھر کے لئے جاری کیا جاوے ؛

فی الحال میرے مذکورہ بالا مضمون کو آپ شائع کر دیں بعد میں مَیں کچھ بالتفصیل بھی لکھوں گا ؛

خاکسار
مرزا محمود احمد

ریویوز

النبوّۃ فی الاسلام۔ مصنفہ سید ارادت حسین صاحب ایک ۶۶ صفحہ کا رسالہ ہے جس میں مسئلہ ختم نبوت پر ایک نہایت دلچسپ اور مبسوط بحث کیگئی ہے۔ اور براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا گیا ہے۔ کہ اُمّت محمدیہ میں نہ صرف ایسے انبیاء کا آنا جائز بلکہ ضروری ہے جو تشریعی نبی نہ ہوں۔ بلکہ رسول عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی فیوض سے مستفید ہو کر مقام نبوّت کو پہنچنے والے ہوں۔ اس رسالہ میں مولوی محمد علی کانپوری ثم مونگیری کے

گوشوارہ آمد و اخراجات صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۸ء

تعلیم

فیس مدارس	فیس بورڈنگ	خیرہ مدرسہ	گرانٹ سرکاری	ادائے میعادی	متفرق	ضمنی تعلیم	کرایہ مکان	قیمت سرٹیفکیٹ	میزان	بقایا گذشتہ	میزان	عملہ مدرسین	اخراجات	عملہ بورڈنگ	اخراجات بورڈنگ	شاخ لوکری	شاخ فیض اللہ چک	وظائف	ضمنی تعلیم	میزان	بقایا
[illegible] ۱۵/	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۸/۰	[illegible] ۳/۴ پ	[illegible]	[illegible] ۹/ پ	[illegible] ۲/۰	[illegible]	۱/	[illegible] ۱۱/۷ پ	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۷/۱۰ پ	[illegible] ۱۳/۰	[illegible] ۴/۰	[illegible]	[illegible] ۲/۰	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱/	[illegible] ۹/	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۸/۱۰ پ

مدرسہ احمدیہ

خیرہ مدرسہ	فیس بورڈنگ	متفرق	صادق الاسلامیہ	میزان	بقایا گذشتہ	صادق الاسلامیہ	اخراجات	اخراجات بورڈنگ	میزان	فاضل
[illegible] ۹/	[illegible] ۸/	۷/	[illegible]	[illegible] ۸/	[illegible] ۳/۷ پ	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۳/	[illegible] ۱۲/۰	[illegible] ۱۲/۰	[illegible] ۸/۴ پ

اشاعت اسلام

اعانت	انگریزی	اردو	تبلیغ	اشتہارات	متفرق	میزان	بقایا گذشتہ	میزان	خرچ تجویز شدہ	بقایا
[illegible] ۴/	[illegible] ۸/	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۱/	[illegible]	[illegible] ۱۰/۰	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۱۰/۰	[illegible] ۵/	[illegible] ۳/۰	[illegible] ۱/۰

مقبرہ بہشتی

حصہ آمد	وصایا	حصہ جائداد	خرچ اول	متفرق	میزان	بقایا گذشتہ	میزان	دفتر مقبرہ	تبلیغ	میزان	بقایا
[illegible] ۱/	[illegible] ۹/	[illegible] ۱۱/۰	[illegible] ۱۲/	۱/	[illegible] ۲/۰	[illegible] ۹/	[illegible] ۱۱/۰	[illegible] ۴/	[illegible] ۴/	[illegible] ۵/	[illegible] ۳/

بیت المال

لنگر	طالب الدعا	متفرق	میزان	بقایا گذشتہ	اخراجات	عملہ دفتر	عملہ دفتر	میزان	فاضل
[illegible] ۶/۰ پ	[illegible] ۶/ پ	[illegible] ۸/	[illegible] ۹/	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۴/	[illegible] ۱/۰	[illegible]	[illegible] ۵/۰	[illegible] ۱۰/۰

یتامی

خیرہ	بقایا گذشتہ	اخراجات	فاضل
[illegible] ۶/ پ	[illegible] ۱۰/۷ پ	[illegible]	[illegible] ۱۰/۱ پ

مساکین

خیرہ	وغیرہ	میزان	بقایا سابق	میزان
[illegible] ۱/	[illegible]	[illegible] ۱/	[illegible] ۴/۵ پ	[illegible] ۸/۵ پ

تعمیر

متفرق	[illegible]	میزان	بقایا گذشتہ	اخراجات	فاضل
[illegible] ۱۵/۰	[illegible] ۶/	[illegible] ۵/۰	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۱۵/۰	[illegible] ۶/

بورڈران ہائی

[illegible]	متفرق	میزان	بقایا گذشتہ	میزان	اخراجات	باقی
[illegible] ۹/	[illegible] ۸/	[illegible] ۱/	[illegible] ۱۵/۰	[illegible] ۹/ پ	[illegible] ۲/۰	[illegible] ۱۴/

بقایا صیغہ جات انجمن احمدیہ قادیان تا یکم مئی سنہ ۱۹۱۸ء

تعلیم	۱۰	۸	۱۴۶۸۸
اشاعت اسلام	۶	۱	۵۵۸۴
مقبرہ	۳	۳	۹۷۷۶
مساکین	۸	۵	۳۸۹۵
زکوٰۃ	۱۱	۶	۴۳۹
بورڈران ہائی	۳	۱۴	۴۳۱
" احمدیہ	۹	۱۵	۷۰۶
امانت اندرونی	۰	۱۴	۳۴۹۷
" بیرونی	۰	۰	۷۶
مستقل فنڈ	۶	۲	۳۹۰۲
میزان	۸	۸	۴۲۹۹۸
منہائی فاضل	۱۱	۱۴	۲۷۱۲۰
باقی	۹	۹	۱۵۸۷۷
منہائی پیشگی	۹	۹	۱۴۹۸۲
باقی	۰	۰	۸۹۵

فاضل صیغہ جات انجمن احمدیہ تا یکم مئی سنہ ۱۹۱۸ء

مدرسہ احمدیہ	۴	۸	۹۲۱۹
بیت المال	۹	۱۰	۱۴۸۰۰
تحمیہ	۳	۶	۱۹۹۷
یتامیٰ	۱	۱۰	۴۲۶
متفرقات	۶	۱۱	۶۷۶
میزان	۱۱	۱۴	۲۷۱۲۰

پیشگی صیغہ جات انجمن احمدیہ تا یکم مئی سنہ ۱۹۱۸ء

۱۴۹۸۲-۹-۹

محاسب — عبد المغنی

ناظر — محمد اشرف

سپاہیوں کے بچّوں کے لئے تعلیمی سہولتیں

نہایت مسرت اور اطمینان کے ساتھ سُنا جائیگا کہ گورنمنٹ پنجاب نے موجودہ جنگ میں شریک ہونے والے مصافی یا غیر مصافی ملازمین کے بچّوں کی تعلیم کے لئے تسلّی بخش انتظام کر دیا ہے چنانچہ جناب ایڈیشنل سیکرٹری بہادر پنجاب بذریعہ گشتی چٹھی نمبر ۵۶۷۴ ان قواعد کی تشریح فرماتے ہیں جو اس امر کے لئے تجویز کیئے گئے ہیں اور محکمہ تعلیم کی طرف سے ان پر عمل کیا جائیگا ان قواعد سے ان لوگوں کے لڑکے یا لڑکیوں کی تعلیم کے لئے خاص رعائتیں کی گئی ہیں جو ۴۔ اگست ۱۹۱۴ء کے بعد شریک جنگ ہو کر یا تو لڑائی میں مارے گئے یا بیمار یا زخمی ہونیکی وجہ سے ہمیشہ کے لئے روزی کمانے کے ناقابل ہو گئے اور اسکے لئے فوجی درجہ مصافی یا غیر مصافی کی کوئی تخصیص نہ ہوگی ؎

ایسے اشخاص کا ہر بچہ معیار مندرجہ ذیل کے مطابق حصول تعلیم میں رعائتوں کا مستحق ہوگا:

(۱) ہر بچّے (خواہ لڑکا ہو یا لڑکی) کو ابتدائی پرائمری تعلیم مفت دی جائیگی۔ اور اُسے مبلغ دو روپیہ ماہوار وظیفہ کتابوں وغیرہ خرچ کے لئے دیا جائیگا ؎

(۲) اگر بچّہ مڈل کی جماعت میں تعلیم پاتا ہے تو علاوہ دو روپیہ وظیفہ ماہوار کے سکول کی فیس معاف کیجائیگی اور اگر بورڈر ہے تو اسے آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ اخراجات بورڈنگ ہوس کے لئے دیا جائے گا ؎

(۳) اگر گورنمنٹ ایسے طالب علموں کے لئے اور وظائف تجویز کرے جو ہائی سکول یا کالج میں بلحاظ حسن لیاقت دیئے جائیں تو انکے حاصل کرنے میں مندرجہ بالا وظائف سدِّ راہ نہ ہونگے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۲۷

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی مشہور دوائیوں کا اشتہار

تار کا پتہ کیمفر

جتنا کیا ہے جو ایکدوسرے کو آرام نہ پہنچا سکے۔ اسی خیال پر ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائیاں بنی ہیں اور انکو انمول فائدے کے حساب سے بہت سستی بکتی ہیں

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴

[illegible]

نام دوا	قیمت	نام دوا	قیمت	نام دوا	قیمت	نام دوا	قیمت
عرق کافور ہیضہ کی دوا۔	۴/	گھینگھا کے کھانسی کی دوا۔	۱۲/	بدہضمی اور بدہضمی کے دست کی گولیاں	عہ۴/	امراض دندان	۴/
دمہ کی دوا۔	عہ۴/	ہیں میلیہ اندرونی اور بیرونی درد کی دوا۔	۱۲/	دردسر کی دوا۔	۶/	پیپرمنٹ کارنٹ	۶/
بخار کی دوا شیشی کلاں۔	۱۴/	کھانسی کی دوا کلاں شیشی	عہ/	طاعون کی گولیاں بڑی ٹکیہ۔	۱۲/	روغن پیپرمنٹ	۱۰/
بخار کی دوا شیشی خورد۔	۸/	کھانسی کی دوا شیشی خورد۔	۸/	طاعون کی گولیاں چھوٹی ٹکیہ۔	۸/	روغن پینڈی	۶/
سالسہ خون صاف کرنے کی دوا۔	عگر/	کان بہنے کی دوا۔	۴/	عرق پودینہ		روغن صندل	۶/
سینی ٹائن خون بند کرنے کی دوا۔	عہ۴/	داد کا مرہم۔	۴/	بدہضمی کی دوا۔	۸/	روغن اجوائن	۶/
پورانا سوزاک گرمی	عہ۸/	زخم کا مرہم	۵/	کلوروڈائن پیچش کی دوا۔	۶/	روغن سونٹھ ادرک	۸/
کولا ٹانک طاقت کی دوا	عہ۸/	زخم دھونیکی ٹکیہ	۱/	لال شربت بچوں کے طاقت کی دوا۔	۱۲/	روغن سونف	۴/
گھینگا ہے کھانسی کی دوا	۴/	مقوی باہ کی گولیاں۔	عہ/	خارشت کھجلی کی دوا۔	۸/	روغن دارچینی	۶/
		پرانے طیریا بخار کی گولیاں۔	۸/	امراض مستورات کی دوا۔	عہ۴/	روغن لونگ	۴/
		کونین کی ٹکیہ۔	۸/			روغن لیمو۔	۴/
						روغن الائچی	۶/
						لیونڈر۔	۶/
						جلاب کی گولیاں	۵/
						نمونہ کا بکس	عہ۸/

[illegible]

مفصل حالات کی فہرست مفت منگا کر دیکھیے

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت اسٹریٹ نمبر ۵ کلکتہ

یہ کارخانہ چونتیس ۳۴ سال سے جاری ہے

[illegible]